سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

سوموار،29-جون2020

(یوم الاثنین،7-ذیقعد1441ھ)

سترہویں اسمبلی: بائیسواں اجلاس

جلد 22 : شمارہ 13

919

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ29-جون2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

بحث

"ضمنی بجٹ برائے سال20-2019پر عام بحث"

921

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا بائیسواں اجلاس

سوموار، 29-جون 2020

(یوم الاثنین، 7-ذیقعد 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس ہوٹل فلیٹیز لاہور (جسے اسمبلی چیمبر قرار دیا گیا) میں سہ پہر 3 بج کر 26 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِo

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىِٕنَّةُ ﴿۲۷﴾ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً
مَّرْضِيَّةً ﴿۲۸﴾ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ﴿۲۹﴾ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ﴿۳۰﴾

سورۃ الفجر آیات 27 تا 30

اے اطمینان پانے والی روح!(27) اپنے پروردگار کی طرف لوٹ چل تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی(28) تو میرے (ممتاز) بندوں میں شامل ہو جا(29) اور میری بہشت میں داخل ہو جا(30)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

نہ کہیں سے دور ہیں منزلیں نہ کوئی قریب کی بات ہے
جسے چاہیں اس کو نواز دیں یہ در حبیب ﷺ کی بات ہے
جسے چاہا در پہ بلا لیا، جسے چاہا اپنا بنا لیا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے ، یہ بڑے نصیب کی بات ہے
وہ خدا نہیں بخدا نہیں، مگر وہ خدا سے جدا نہیں
وہ ہیں کیا مگر وہ کیا نہیں یہ محب وحبیب ﷺ کی بات ہے
میں بُروں سے لاکھ بُرا سہی مگر ان سے ہے میرا واسطہ
میری لاج رکھ لے میرے خدا یہ تیرے حبیب ﷺ کی بات ہے

سرکاری کارروائی

بحث

ضمنی بجٹ برائے سال 20-2019 پر عام بحث

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب ہم ضمنی بجٹ برائے سال 20-2019 پر عام بحث شروع کرتے ہیں۔ سید حسن مرتضیٰ! آپ بحث کا آغاز کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں سب سے پہلے تو آج کراچی سٹاک ایکسچینج میں ہونے والے واقعہ پر بڑے دکھ اور غم کا اظہار کرتا ہوں، جس میں عام شہری، پولیس افسران اور کچھ سکیورٹی گارڈز شہید ہوئے ہیں۔ یہ بڑا المناک واقعہ ہے اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

جناب سپیکر! بجٹ پر بحث شروع کرنے سے پہلے میں عرض کروں گا کہ یہ جو ایک دن پہلے عوام پر اچانک پٹرول بم گرایا گیا ہے جبکہ پوری دنیا میں پٹرول رُل گیا ہے اور پاکستان میں عوام رُل گئے ہیں۔ ایک مہینے تک پٹرول کی قیمت کم کر کے لوگوں پر احسان کیا گیا، انہیں پریشان، کھجل اور خراب کیا گیا۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: No cross talk. جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ جس طرح پٹرول کی قیمتیں پوری دنیا میں اپنی تاریخ کی نچلی سطح پر ہیں اور اس طرح سے اچانک قیمتیں بڑھا دینا، ٹیکسز کے اندر اضافہ نہ کرنا، اس کے carriages اور دیگر اخراجات میں اضافہ نہ کرنا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ directly اپنے سہولت کاروں کو فائدہ پہنچایا گیا ہے۔ اپنے جو ان کے investors تھے ان کو فائدہ پہنچایا گیا ہے۔ اس تیل کی قیمت بڑھنے سے عام آدمی کی جیب پر ڈاکا پڑا ہے۔ یہ based price ہے جو بڑھائی گئی ہے اور اس کا فائدہ direct companies کو ہے اور ان companies اور مافیا کو ہے جن کا ذکر خیر اکثر وزیر اعظم اپنی تقاریر میں فرماتے رہتے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کو یاد ہو گا کہ جس وقت آٹے کے تھیلے کا ریٹ بڑھا اور وزیر اعظم نے اس پر اچانک نوٹس لیا تو ہزار گیارہ سو روپے پر اس کی پرائس پہنچ گئی۔ جب 200 فیصد دوائیاں مہنگی ہوئیں تو وزیر اعظم نے ان پر بھی نوٹس لیا اور وہ دوائیاں 500 فیصد مہنگی ہو گئیں۔ خدارا، خدارا یہ نوٹس لینا چھوڑ دیں۔ جب بھی وزیر اعظم نے نوٹس لیا ہے اس کی قیمت عوام کو بھگتنی پڑی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم اس تیل کی پرائس hike پر ہر فورم پر جائیں گے۔ ہم اسمبلیوں کے اندر بھی احتجاج کریں گے اور ہم اسمبلیوں کے باہر بھی احتجاج کریں گے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! اینہاں نوں تاں چُپ کراؤ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پیچھے سے کون باتیں کر رہا ہے؟ پیچھے سے آواز نہیں آنی چاہیے۔ جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ہم جب بھی عام آدمی کی بات کرتے ہیں، ہمارے ان بھائیوں کا جو divide سے اس طرف بیٹھے ہوئے ہیں ان میں سے چند ایک کا یہی روّیہ ہوتا ہے۔ ہمیں بھی سنیں اور جب ان کی باری آئے تو وہ اپنا دل کھول کر سنائیں، میں نے تو کم از کم کبھی شور کیا اور نہ ہی cross talk کی ہے۔

جناب سپیکر! میرے پر مہربانی فرمائیں، عام آدمی کی جیب پر جو ڈاکا پڑا ہے، ایک عام آدمی کو جو لوٹا گیا ہے، ایک آدمی کو جو رات کے اندھیرے میں تباہ و برباد کر دیا گیا ہے، جس کی معیشت کو کچل کر آپ نے اپنے سہولت کاروں کو جن سے آپ الیکشن میں جہاز اڑواتے رہے، جن سے آپ اپنے ایم پی ایز کو لوٹا بنواتے رہے ان کو آپ نے facilitate کرنے کے لئے ان مافیا کو جو آپ کو کام نہیں کرنے دیتے، ان مافیا کا منہ بند کرنے کے لئے آپ نے عام آدمی کی جیب پر ڈاکا ڈالا اور جب اپوزیشن بات کرتی ہے تو آپ اسے بات نہیں کرنے دیتے۔

جناب سپیکر! جناب عمران خان کنٹینر پر بھی اور اسمبلی کے اندر بھی کہتے تھے کہ میں مافیا کا گریبان پکڑوں گا۔ آپ نے تو ان کے پاؤں پکڑ لئے ہیں، آپ نے جو یہ surrender کیا ہے آپ تو ان کے آگے لیٹ گئے ہیں، آپ نے کھڑے ہونا تھا آپ نے کہنا تھا کہ نہ ملے تیل، میں اپنی قوم کو بھی روک لوں گا۔

جناب سپیکر! میں اپنی ساری ضروریات ختم کردوں گا لیکن میں تیل کی پرائس نہیں بڑھنے دوں گا۔ آپ نے تو ان کے پاؤں پکڑ لئے، آپ ان کے آگے لیٹ گئے۔ یہاں جو غریب کی بات کرتا ہے آپ اُس کو بات نہیں کرنے دیتے۔ آپ کے سامنے یہ بجٹ ہے، یہ تقریباً ایک کھرب 68۔ارب روپے سے زیادہ کا بجٹ ہے اس میں 38 مطالبات ہیں اور اُن میں سے صرف 9 مطالبات ایسے ہیں جن پر ووٹنگ ہونا ہے باقی 29 مطالبات پر ووٹنگ درکار نہیں ہے۔

جناب سپیکر! صرف 9 مطالبات کے لئے اتنابڑا ضمنی بجٹ کا حجم رکھا گیا ہے وہ میری سمجھ سے باہر ہے۔ جب میں نے ضمنی بجٹ کی کتاب کھولی یہ تقریباً 475 صفحات کی کتاب تھی اس میں جو فہرست اسمبلی نے جاری کی تھی اس میں کل ڈیمانڈز 38 تھیں۔ جب میں نے یہ کتاب کھولی اس میں وہ ڈیمانڈز دیکھیں تو اُن کی تعداد ووٹ کے لئے 37 تھیں۔

جناب سپیکر! اب میری سمجھ سے یہ بات بالاتر ہے کہ میں اسمبلی کی جاری کردہ فہرست کو دیکھوں یا بابوؤں کے اس بجٹ کو دیکھوں جس میں 37 ڈیمانڈز ہیں اور اس فہرست کے اوپر 38 ڈیمانڈز ہیں۔

جناب سپیکر! اب آپ نے 38 ڈیمانڈز پر ووٹنگ کروانا ہے یا ان 37 ڈیمانڈز پر ووٹنگ کروانا ہے یہ مجھے آپ نے بتانا ہے؟ جب میں اس کو لے کر آگے چلا تو میں نے ڈیمانڈ نمبر 37 سے ہی شروع کیا اُس کے لئے صفحہ 449 پر ڈیمانڈ دیکھی تو وہ charged تھی جس پر ووٹنگ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ وہ آپ کی liability ہے وہ آپ نے منظوری دینی ہی دینی ہے اُس کے لئے اسمبلی سے ووٹنگ کی ضرورت ہے اور نہ ہی پاس کروانے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! ایک طرف آپ کا اسمبلی سیکرٹریٹ ہے جو اُس کو ووٹ میں ڈال رہا ہے دوسری طرف ہمارا بابو ہے وہ اُس کو charged میں ڈال رہا ہے۔ بات یہیں پر نہیں رُکتی بات آگے بڑھی تو جو ڈیمانڈ نمبر 38 تھی جو اس کتاب میں موجود نہیں تھی میں نے وہ اس کتاب میں سے

ڈھونڈنی شروع کی اور وہ مجھے صفحہ 467 پر ملی۔ جب اسے دیکھا تو یہ ڈیمانڈ بھی charged تھی ادھر جو اسمبلی نے لسٹ جاری کی ہے اُس میں وہ ووٹ کی لسٹ پر ہے اور کتاب کے اندر ڈیمانڈ نمبر 37 بھی charged تھی جس پر ووٹنگ نہیں ہونا یہ پاس ہونی ہی ہونی ہے اس کے لئے اسمبلی کی ووٹنگ ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر! مزید اس کو دیکھا تو مطالبہ نمبر 9 جو اس کے صفحہ 57 پر اور 144 پر موجود ہے اگر آپ دیکھیں تو یہ دو رقمیں لکھی ہوئی ہیں۔ ایک رقم اور ہے دوسری رقم جو اس کی نیچے سمری میں ہے وہ اور ہے۔

جناب سپیکر! اب گزارش یہ ہے کہ یہ تھوڑی سی محنت سے ایک آدمی کی کوشش پر یہ تین چار چیزیں اس ضمنی بجٹ میں مجھے نظر آئیں جو میں نے آپ کے سامنے عرض کیں۔

جناب سپیکر! میرا آپ سے مطالبہ اور گزارش ہے کہ براہ مہربانی آپ اس پر ایک کمیٹی بنادیں اگر پہلے سے کوئی کمیٹی موجود ہے تو اس معاملے کو آپ اُس کے سپرد کردیں۔

جناب سپیکر! میں وہاں پر یہ ثابت کروں گا کہ یہ کوئی clerical mistake نہیں، یہ embezzlement ہے، یہ دھوکا ہے، یہ فراڈ ہے کہ آپ کوئی ڈیمانڈ رکھ کر اور کسی اور ڈیمانڈ کو پاس کروالیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمیں بُدھو اور اُلو بنانے کی کوشش کی گئی ہے کہ اس ہاؤس میں تو کسی نے کچھ کرنا نہیں ہے جو کچھ ہو گا وہ Ayes اور Noes کی لہر میں پاس ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! ضمنی بجٹ اس سے میرا اور میں سمجھتا ہوں اس سارے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے اگر آپ یہ معاملہ کسی کمیٹی کے سپرد نہیں کریں گے تو میں اس پر اپنی تحریک استحقاق لاؤں گا۔ یہ اس ہاؤس کا ہی نہیں یہ 12 کروڑ عوام کا بھی privilege breach ہوا ہے جنہوں نے ہمیں یہاں منتخب کرکے بھیجا ہے، جنہوں نے ہمیں اپنے rights کا چوکیدار بنا کر یہاں بھیجا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ میرے وزیروں کا کوئی قصور نہیں ہونا، اُنہیں یہ سمجھ ہی نہیں آنے دی ہو گی اور اُن سے یہ نکال کر انہوں نے آگے رکھ دی ہو گی لیکن اس معاملے کو میں نے دیکھنا ہے، میں نے اس کو چھوڑنا نہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے توقع کرتا ہوں اگر آپ میری گفتگو کے درمیان اس پر کوئی رولنگ دے دیں تو آپ کی مہربانی ہوگی وگرنہ پھر مجھے بار بار اُٹھ کر عرض کرنا پڑے گا اُس سے ہاؤس بھی disturb ہوگا۔ جب یہ چیزیں میں نے دیکھیں تو میں نے کہا شاید میرے شہر کا نام بھی کہیں نظر آجائے۔

جناب سپیکر! 472صفحات پر مشتمل اس کتاب میں، میں نے اپنے شہر کا نام بڑا ڈھونڈا مجھے نہیں ملا۔ میں پنجاب کے اندر نہیں ہوں؟ اس میں بے شمار اضلاع ایسے ہیں جن بے چاروں کا نام تک نہیں آیا اور ایک چیز جو میں نے اس کتاب میں دیکھی کہ جو صفحہ اُلٹتا تھا وہ ماشاءاللہ وزیر اعلیٰ کے ضلع سے ہوتا تھا۔

جناب سپیکر! میں تھوڑی سی تفصیل جناب کو عرض کروں گا ملاحظہ فرمائیں۔ یہ کتاب کا صفحہ نمبر12، بلوچ لیوی ڈی جی خان24لاکھ 50 ہزار روپے،35لاکھ47ہزار روپے، صفحہ نمبر11 بارڈر ملٹری پولیس ڈی جی خان ایک کروڑ37لاکھ روپے، یہ صفحہ نمبر48 پر ایک کروڑ 84لاکھ94ہزار اور ایک کروڑ21لاکھ کی یہ دو سکیمیں ہیں fund for division 1 and 2 DG Khan PHE Circle, DG Khan.، یہ صفحہ نمبر68 ہے اس پر بھی دو سکیمیں ہیں ڈی جی خان سے مظفر گڑھ تعمیر سڑک ایک کروڑ2لاکھ 18ہزار106 روپے اور ڈی جی خان سے مظفر گڑھ روڈ تعمیر25لاکھ35ہزار720 روپے، یہ صفحہ نمبر76 ہے تعمیر سڑکِ نکا تالپور روڈ سے چوٹی بالا ڈی جی خان46لاکھ41ہزار546 آگے، یہ صفحہ نمبر78 تعمیر سڑک شادہ لونڈ سے زندہ پیر ڈی جی خان27لاکھ67ہزار577روپے، تعمیر سڑک چوکی بیت سوائی سے جھوک سردار نواز خان ،ڈی جی خان92لاکھ55ہزار55روپے، تعمیر سڑک پولیس چوکی مرہٹہ سے بستی حسین نامردی، یہ نامردی پہلی دفعہ سنا ہے پہلے تو مردی ہی ہوتے تھے61لاکھ58ہزار278 صفحہ نمبر95 چوٹی سے جام پور میٹل روڈ32لاکھ43ہزار467۔

جناب سپیکر! صفحہ نمبر102 تعمیر سڑک بستی وجان سے بستی گنگی والی بستی ڈیرہ غازی خان 4لاکھ67ہزار665 روپے، صفحہ نمبر101 پر ہے کہ تعمیر سڑک پُل 23 سے کوئی سہراب ڈیرہ غازی خان27لاکھ93ہزار57روپے، یہ ایچ اے جیویں باٹا ریٹ ہووے نال اینہاں 99 پیسا وی لکھیا ہویا اے۔

جناب سپیکر! صفحہ نمبر 103 تعمیر سڑک نٹکنی سے ٹبی قیصرانی ڈیرہ غازی خان 17لاکھ 68ہزار 273روپے، تعمیر سڑک بستی خدا بخش سے ثمینہ چوک ڈیرہ غازی خان 23لاکھ 22ہزار 988روپے، تعمیر سڑک واہی بستی ڈولہ سے بستی بیلہ، ڈیرہ غازی خان 4کروڑ 79لاکھ 41ہزار 45روپے، پُل کی تعمیر جام پور ڈیری غازی خان، صفحہ نمبر 125ہے کہ تعمیر سڑک این55 سے بستی بُزدار ڈیرہ غازی خان 3کروڑ 22لاکھ 61ہزار 921روپے، تعمیر سڑک ہیڈ22 سے انڈس ہائی وے ڈیرہ غازی خان 2کروڑ 96لاکھ 53ہزار 386روپے، تعمیر سڑک این55 کٹھ گڑھ سے خد بُزدار ڈیرہ غازی خان ایک کروڑ 34لاکھ 95ہزار 544روپے، تونسہ سٹی تعمیر سڑک تونسہ سے بستی بُزدار ڈیرہ غازی خان 3لاکھ 79ہزار 882روپے، صفحہ نمبر 126 تعمیر و مرمت سڑک انڈس ہائی وے بھائی موڑ سے سوکار تو بگلانی ڈیرہ غازی خان 4لاکھ 50ہزار 168روپے، تعمیر سڑک سستی بستی ڈیرہ غازی خان 96لاکھ 98ہزار 699روپے، ایہہ سستی بستی دے وچ وی 96لاکھ روپے دی سڑک بن رہی اے، صفحہ نمبر 131 ڈیرہ غازی خان کی خوبصورتی 82لاکھ 18ہزار 88روپے۔

جناب سپیکر! صفحہ نمبر158 میں دیکھیں تو Grant in aid to DG Khan Hill,Torrents چار لاکھ 26ہزار روپے، صفحہ نمبر241 گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج ڈیرہ غازی خان ایک ہزار روپے، صفحہ نمبر300 میونسپل کارپوریشن ڈیرہ غازی خان 3کروڑ 50لاکھ روپے، صفحہ نمبر305 میونسپل کارپوریشن ڈیرہ غازی خان 5کروڑ 25لاکھ 88ہزار روپے، صفحہ نمبر325 سکولز کی تعمیر نو 23کروڑ 90لاکھ 9ہزار روپے ڈیرہ غازی خان، صفحہ نمبر371 سٹریٹ لائٹس ڈیرہ غازی خان اوتھے بجلی ہے کوئی نئیں تے سٹریٹ لائٹس لگ رہیاں نیں 30لاکھ 64ہزار روپے، صفحہ نمبر376 بستی بُزدار گلیاں اور سڑک کی مرمت 31لاکھ 25ہزار روپے، مینگروتھا ڈیرہ غازی خان مرمت سڑکیں 81لاکھ 68روپے، ڈیرہ غازی خان مرمت سڑک 5لاکھ روپے، سُوکر ڈیرہ غازی خان مرمت سڑک وگلیاں 80لاکھ 56ہزار روپے، بور ڈیرہ غازی خان مرمت سڑکیں 49لاکھ 57ہزار روپے، مکو آل کلاں یو سی ڈیرہ غازی خان مرمت سڑک وگلیاں 54لاکھ 95ہزار روپے، یو سی بنڈی ڈیرہ غازی خان مرمت سڑک وگلیاں، صفحہ نمبر377 تعمیر مرمت سڑکیں یو سی ناری جنوبی ڈیرہ غازی خان 62لاکھ 50ہزار روپے، یو سی دونہ تعمیر مرمت سڑکیں 31لاکھ 25روپے، تعمیر مرمت سڑکیں وگلیاں ڈیرہ غازی خان 60لاکھ 35ہزار روپے،

تعمیر سڑک یو سی مبارکی ڈیرہ غازی خان79لاکھ 91ہزار روپے، تعمیر مرمت سڑکیں وگلیاں یو سی فضلہ کیچ ڈیرہ غازی خان69لاکھ 14ہزار روپے، تعمیر مرمت سڑکیں وگلیاں تمن بُزدار 51لاکھ 91ہزار روپے، تعمیر مرمت سڑکیں وگلیاں یو سی بھرتھی ڈیرہ غازی خان ایک کروڑ 29لاکھ 93ہزار روپے، صفحہ نمبر378 تعمیر مرمت سڑکیں وگلیاں یو سی بھرتھی ڈیرہ غازی خان 95لاکھ روپے، تعمیر سڑک بستی اعجاز آباد ڈیرہ غازی خان 35لاکھ روپے، تعمیر مرمت سڑکیں ڈیرہ غازی خان 59لاکھ 89ہزار روپے، تعمیر سڑکیں ڈیرہ غازی خان 39لاکھ 91ہزار روپے، تعمیر و مرمت سڑکیں کوٹ مبارک چابڑی والا ڈیرہ غازی خان 59لاکھ 14ہزار روپے، گلیاں سڑک مرمت 6لاکھ 25ہزار روپے، صفحہ نمبر379 کوٹ چھٹہ تعمیر و مرمت سڑک وگلیاں ڈیرہ غازی خان 39لاکھ 93ہزار روپے اور چار دیواری قبرستان یو سی بھرتھی ڈیرہ غازی خان ایک کروڑ 19لاکھ 19ہزار روپے رکھے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! قبرستان نوں وی ایک کروڑ 19لاکھ روپے دی چار دیواری دے دتی اے۔ جیوندیاں کول چھت کوئی نئیں تے مردیاں نوں قید کر رہے نیں کہ کتھے مردے وچارے نس نہ جاون، صفحہ نمبر380 نئے آفیسر کلب کا قیام ڈیرہ غازی خان 3کروڑ 17لاکھ 40ہزار روپے، لوکی کورونا نال مر رہے نیں تے اوتھے افسراں لئی اک ہور جم خانہ بن ریا اے۔ خدا داناں لوؤ اپنی priorities ویکھو، صفحہ نمبر445 تے آخری صفحہ اے کہ ایک کروڑ 50لاکھ روپے بند دی تعمیر واسطے رکھیا گیا اے اوہ وی ڈیرہ غازی خان دے وچ، تے کی ایہہ اینا وڈا ضمنی بجٹ ڈیرہ غازی خان لئی ہی بنایا گیا سی؟ مینوں ڈیرہ غازی خان دی تعمیر نال کوئی فرق نئیں پیندا۔ مینوں ڈیرہ غازی خان کولوں کوئی تکلیف نئیں اوہ وی میرے پنجاب دا حصہ اے۔ اللہ کرے اوہ ایس نالوں وی سوہنا بنے لیکن مینوں تکلیف ہوئی اے کہ جناب محمد بشارت راجہ نوں ایس حد تک نظر انداز کیتا گیا کی اوہ وزیر قانون نئیں؟ کیا اوہ روز کھلو کے پارٹی نوں defend نئیں کردا؟ نہ ساڈے سابق سپیکر رانا اقبال نوں فنڈ دیون لیکن کُج نہ کُج تے جناب محمد بشارت راجہ تے جناب عبدالعلیم خان دا right بن دا سی۔ جناب عبدالعلیم خان نے کنا پیسا لایا اے تہاڈے کچن چلائے نیں اوہ کدی تے جناب عبدالعلیم خان وی ناں آجاندا لیکن نئیں آیا۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! ایہہ جیڑی میری بہن بُہتا بول رئی اے ناں اینوں وی دوانی نئیں لبھی تے ایہہ سکھا ہی بولی جاندی اے تے اینوں لبھنا وی کُجھ نئیں۔ کنے دناں توں debate شروع اے ایندا اک دن کسی debate وچ ناں وی نئیں پایا ایہہ کنی زیادتی اے؟ ساڈی بہن محترمہ عظمیٰ کاردار دا ترجمان دا نوٹیفکیشن وی cancel کر دتا تے فر debate وچ ناں وی نئیں پایا۔ اگر پنجاب نوں اور ساڈیاں حلقیاں نوں ایچ ہی انداز وچ نظر انداز کیتا جانا اے تے فر جیہڑا ریونیو دے ناں تے، جیہڑا آبیانے دے ناں، جیہڑا زرعی ٹیکس دے ناں تے، جیہڑا انکم ٹیکس دے ناں تے ساڈے کولوں ریونیو collect کیتا جاندا اے بھتہ، جیہڑا ساڈے کولوں جزیہ لیا جاندا اے، جیہڑا ساڈے کولوں اک فاتح تے طور تے جارح وصول کیتا جاندا اے اوہ تے روک دتا جاوے۔ کیا اینہاں نوں شرم نئیں آندی کہ پنجاب دے tax payer دا پیسا تُسی ڈیرہ غازی خان دیاں بستیاں اور اللیاں تللیاں تے لارئے او۔ تسی ڈیرہ غازی خان دے وچ اونہاں پیساں دے نال افسراں واسطے اک اور عیاشی دا اڈا کھول رئے او کیوں کیا میری قوم میری عوام نوں اج کسی ہور چیز دی ضرورت نئیں اے؟ غریب دی دوائی 500 فیصد مہنگی کر دے او۔ تے اونہاں پیسیاں دے نال تسی اوتھے افسراں لئی، بنگلے، رہائشاں تے کلب تعمیر کر دے او۔ میں ایس چیز دی بھرپور مذمت کر دا آں اور میں ایس بجٹ نوں ظالمانہ، آمرانہ، فاتح اور اک جارح دا بجٹ سمجھ کے اینوں مسترد کرناں۔

جناب سپیکر! سانوں کوئی حق نئیں کہ اسیں پنجاب دے ایناں ایواناں دے وچ بہہ کے، پنجاب دے ایناں عوامی ایواناں دے وچ بہہ کے تے بابوؤں دے حقوق نوں defend کر رہ ہوئیے۔ ایہہ سمجھدے نیں کہ اسیں بدھو آں۔ ایس بجٹ نوں ایہہ "ہاں" اور "ناں" دے زور تے پاس کراں گے۔ ایہہ نئیں ہووے گا۔

جناب سپیکر! میں توقع کرناں آں کہ جناب ایندے اُتّے نظر ثانی فرماندیاں ہویاں ایس معاملے نوں کمیٹی دے سپرد کرن گے اور ایناں نوں قرار واقع سزا دتّی جائے گی۔ جدوں حکومتاں چلیاں جاندیاں نیں تے ایہو جیاں embezzlements ساڈے وزیراں دے کھاتے وچ پا دتیاں جاندیاں نیں، بعد وچ ایہہ کہیا جاندا اے کہ ایہہ وزیر کر گیا اے حالانکہ ایہہ سب کچھ بابو کردے نیں۔ ایندا ذمہ دار پنجاب دا بابو اے، پنجاب دی بیوروکریسی اے اور اوناں دا کردار قابل مذمت اے۔ جدوں کوئی وی ایم پی اے کسے بابو کول جاندا اے تے بابو دی پوری کوشش ہوندی اے کہ

میں اینوں ناں کیویں کراں۔ساڈے وزیر ایناں نوں آرڈر نئیں دے سکدے۔ساڈے وزیر ایناں نوںrequest کر رہ ہوندے نیں کہplease ایہہmatter ویکھ لیناں مینوں بڑی مجبوری اے۔

جناب سپیکر!اسیں اتنے بے بس نئیں آں۔ساڈے کول اک عوام دی آواز اے۔ عوام دا دتا ہویا اکmandate اے۔اسیں اینوں نال لے کے چلاں گے اور اپنے حقوق دے تحفظ لئی پوری کوشش کراں گے۔بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ نے ایکmatter identify کیا ہے تو اس کو ہم سپیشل کمیٹی نمبر6 میںrefer کرتے ہیں۔ کمیٹی اس کی رپورٹ دو مہینے میں پیش کرے گی۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا محمد اقبال خان! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟رانا محمد اقبال خان کو مائیک دے دیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر!افسوس کی بات ہے کہ آج کراچی میں پاکستان کے ایک بہت بڑے ادارے پر دہشت گردوں نے حملہ کیا ہے۔اس حملے کے نتیجے میں ہمارے بہت ہی قابل احترام چار لوگ جو اس جگہ پر موجود تھے شہید ہوگئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ جنہوں نے یہ دہشت گردی کی کارروائی کی ہے ہمارے جوانوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان کو ان کے انجام تک پہنچادیا ہے۔ہم سب شہداء کے لئے دُعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور جنہوں نے ان دہشت گردوں کا قلع قمع کیا ان کو ہم خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! گزارش ہے کہ پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں بہت زیادہ اضافہ کر دیا گیا ہے۔ جس طرح سے حکومت نے تیل کی قیمتیں بڑھائی ہیں وہ انتہائی قابل افسوس ہے اور ہم سب اس پر احتجاج کرتے ہیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں صرف ایک بات کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ ابھی سید حسن مرتضیٰ نے جذباتی انداز میں بات کرتے ہوئے کہا کہ۔۔۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے معزز ممبران پٹرول وڈیزل کی قیمتوں
میں اضافہ کے خلاف احتجاجاً اپنی نشستوں پر کھڑے ہوگئے اور نعرے بازی شروع کر دی)
(اس مرحلہ پر محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری اپنے موبائل سے ویڈیو بناتی رہیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: ایسا نہ کریں۔ Order please. Order in the House. مہربانی کر کے اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں اور وزیر قانون کی بات سنیں۔ دیکھیں، پیچھے ایک محترمہ ویڈیو بنا رہی ہیں ان کو منع کریں۔ اسمبلی میں، ایوان میں ویڈیو بنانے کی اجازت نہیں ہے۔ رانا محمد اقبال خان! آپ کی ایک معزز ممبر ویڈیو بنا رہی ہیں ان کو منع کریں۔ یہ مناسب نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح اس ایوان کے قواعد و ضوابط کی دھجیاں اڑائی جا رہی ہیں، میں اس پر شدید protest کرتا ہوں اور آپ سے التماس کرتا ہوں کہ اس کے خلاف کارروائی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے معزز ممبران "پٹرول بم واپس کرو"
کے پوسٹر اور بینرز اُٹھا کر احتجاج کرتے رہے اور نعرے بازی کرتے رہے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد بشارت راجہ!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں سید حسن مرتضیٰ کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ ابھی سید حسن مرتضیٰ نے ایک انکوائری کمیٹی کے حوالے سے بات کی تھی۔ میں آپ سے پورے حکومتی بنچز کی طرف سے مطالبہ کرتا ہوں کہ اس بات کی بھی انکوائری کرائی جائے کہ ایوان میں یہ بینرز اور پوسٹرز کس طرح لائے گئے؟ جن لوگوں نے اس بات کی اجازت دی ہے ان کے خلاف کارروائی ہونی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل ان کے خلاف کارروائی ہونی چاہئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں اس بات پر بھی احتجاج کرتا ہوں کہ جس طرح اس ہاؤس میں ایک محترمہ آپ کے سامنے اپنے موبائل سے ویڈیو بنا رہی ہیں۔ اس کے موبائل کیمرے کو آپ اپنے قبضے میں لیں اور اس ساری ویڈیو کو delete کیا جائے اگر آپ نہیں کریں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی ہوگی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کون سی خاتون ممبر ویڈیو بنا رہی تھی؟ ان سے موبائل لیں اور اس ویڈیو کو delete کریں۔ یہ بینرز اور پوسٹر ایوان میں لانے کی اجازت نہیں ہے تو کیا اس معاملے کو بھی کمیٹی کو refer کر دیں؟ جناب محمد بشارت راجہ! یہ جو معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے بینرز اور پوسٹرز لہرائے جا رہے ہیں اور ویڈیو بنائی جا رہی ہے اس معاملے کو بھی کمیٹی کو refer کر دیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میرے خیال میں جو محترمہ ویڈیو بنا رہی تھیں وہ تو آپ کے سامنے بنا رہی تھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد الیاس! وہ شاید موجود نہیں ہیں۔ محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور!۔۔۔ وہ بھی موجود نہیں ہیں۔ جناب نصیر احمد!

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! میں تو موجود ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد الیاس! آپ موجود ہیں تو پھر ضمنی بجٹ پر بات کریں۔ میں نے آپ کا نام پکارا ہے۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! میں اس ضمنی بجٹ پر بات کرنے سے پہلے گزارش کروں گا کہ قومی اسمبلی اور پھر سینیٹ آف پاکستان نے ایک قرارداد پاس کی ہے کہ آقائے نامدار، امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے اسم گرامی کے ساتھ درس کتب میں، دیگر سرکاری اور غیر سرکاری کارروائی میں آپ ﷺ کے نام کے ساتھ خاتم النبیین کا لفظ جو آپ ﷺ کی خصوصی شان ہے لکھا جائے۔ میں اس پر قومی اسمبلی اور سینیٹ کے تمام معزز ممبران کو مبارکباد پیش کرتا۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی گزارش کرتا ہوں کہ مجھے بھی اجازت دی جائے کہ میں بھی صوبائی اسمبلی پنجاب میں اس قسم کی ایک قرارداد پیش کر سکوں کہ آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے نام نامی کے ساتھ خاتم النبیین اور اردو میں آخری نبی کے الفاظ لکھے جائیں۔ میں اس کا مطالبہ کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! پہلے سالانہ بجٹ پیش ہوا اور اب ضمنی بجٹ آ گیا ہے۔ سمجھ نہیں آتی کہ بات کہاں سے شروع کی جائے اور کہاں پر ختم کی جائے؟ یہ کہتے ہیں کہ سڑکیں بنانے سے قومیں نہیں بنا کرتیں۔

جناب سپیکر! میں سوال کرتا ہوں کہ کیا گوادر بندرگاہ کو بند کرنے سے، پاک چائنا کوریڈور کو بند کرنے سے، اسرائیل کو تسلیم کرنے سے، اپنی قوم کو آئی ایم ایف کے حوالے کرنے سے اور قادیانیوں کے لئے چور دروازے سے سہولتیں تلاش کرنے سے قومیں بنتی ہیں؟

جناب سپیکر! میں نے پانچ باتیں کی ہیں۔ پی ٹی آئی کی قیادت انکار کر دے کہ کیا عملی طور پر پاکستان میں ایسا نہیں ہو رہا؟

جناب سپیکر! میں پچھلے دنوں امن وامان پر بات کرنا چاہتا تھا کہ پولیس کے لئے بہت بڑا فنڈ رکھا گیا لیکن پولیس کی کارکردگی کیا ہے؟ آپ کو یاد ہو گا کہ پچھلے سال سانحہ ساہیوال ہوا اور بڑے بڑے وزیروں نے طمطراق دعوے کئے ہیں ہم یہ کر دیں گے، وہ کر دیں گے اور ملزمان کو تختہ دار پر لٹکا کر رکھ دیں گے۔ یہاں پنجاب اسمبلی میں ایک صاحب آئے تھے انہوں نے ہمیں بھی ایک خوفناک کہانی سنائی تھی لیکن سال گزر گیا اور سارے کے سارے ملزمان بری ہو گئے تو کیا یہی امن وامان ہے اور کیا اسی کے لئے اس پولیس کو پیسے دیئے جا رہے ہیں؟

جناب سپیکر! عدالت کا حکم ہوا کہ لوگوں کی رہائش گاہوں سے رکاوٹیں ہٹا دی جائیں۔ میاں محمد شہباز شریف کے گھر سے رکاوٹیں ہٹا دی گئیں۔ H-180 ماڈل ٹاؤن سے رکاوٹیں ہٹا دی گئیں لیکن چناب نگر بھی پاکستان کا حصہ ہے اور میں آپ سے گزارش کروں گا کہ وزیر قانون!۔۔۔

(اس مرحلہ پر محترمہ عظمیٰ کاردار
کی طرف سے جناب محمد الیاس کی تقریر کے دوران مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ بیٹھ جائیں۔جی، جناب محمد الیاس!

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! میں جب بھی قادیانیوں کے بارے میں بات کرتا ہوں تو کچھ معزز ممبران کو تکلیف ہونے لگ جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ عدالت نے حکم دیا تو سوائے چناب نگر کے سب رکاوٹیں ہٹادی گئیں۔ میں نے بارہا متعلقہ DPO/DCO سے ملا اور میں نے اُنہیں videos دکھائیں کہ وہاں کیسی کیسی خلاف ورزیاں ہو رہی ہیں۔ وہاں سے کوئی رکاوٹ نہیں ہٹائی گئی بلکہ وہاں پر اگر کوئی مسلمان اپنا گھر بنا لیتا ہے تو اُس کا جینا حرام کر دیتے ہیں۔ 40/50 قادیانی حملہ آور ہوئے وہ اپنی کار، موٹر سائیکل اور موبائل فون چھوڑ گئے جو اُنہیں واپس کر دیئے گئے لیکن اُن کے خلاف کوئی ایف آئی آر نہیں کی گئی۔

جناب سپیکر! میرے بھائی سید حسن مرتضٰی نے چنیوٹ کی ترجمانی کرنے کا حق ادا کیا ہے۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ اسی پی ٹی آئی کی حکومت نے 2019-20 کے بجٹ میں چنیوٹ فیصل آباد روڈ کے لئے 10 کروڑ روپے رکھے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد الیاس! آپ کا ٹائم ختم ہو گیا ہے اب آپ تشریف رکھیں۔ آپ کا بہت شکریہ۔ سیدہ زاہرہ نقوی!

سیدہ زاہرہ نقوی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَھُمْ o

جناب سپیکر! تمام معزز ممبران اسمبلی خصوصاً کورونا سے صحت یاب ہونے والے تمام معزز ممبران کو اس کامیاب اجلاس کے انعقاد پر مبارک باد پیش کرتی ہوں۔ پچھلے اجلاس کے دوران الحمدللہ متفقہ طور پر خاتم النبیین ﷺ سرکار دوعالم کی عظمت کے متعلق بل پیش کیا گیا۔ اہل بیت اور صحابہ کرامؓ کی تعظیم و تکریم کے حوالے سے قراردادیں پیش کی گئیں۔

جناب سپیکر! خصوصاً خاتون جنت سیدہ فاطمۃ الزہرہ سلام اللہ علیہ بنت رسول خدا مادر حسنین علیہم السلام کے بارے میں جو قرارداد پیش کی گئی وہ ملکی سطح پر توجہ کا مرکز بن گئی اور اس طرح کی قراردادیں باقی اسمبلیوں میں بھی پیش کی گئیں جو تمام عاشقانِ رسول ﷺ کی قلبی تسکین

کا باعث بنی لیکن کچھ شر پسند عناصر اس محبت اور اتحاد کی فضا کو خراب کرنے کے لئے سرگرم عمل ہیں۔ سوشل میڈیا پر نفرت انگیز بیانات دیکھ کر اس امن کی فضا کو خراب کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اشرف جلالی جیسے افراد دُختر رسالت مآب ﷺ کی توہین کرتے ہیں اور وہ تمام اُمتِ مسلمہ کو رنج والم میں مبتلا کرتا ہے۔

جناب سپیکر! میں گزارش کروں گی کہ بنتِ رسولِ خدا کی تعظیم و تکریم کے لئے فوری ایکشن لیا جائے اور اس طرح کے نازیبا الفاظ استعمال کرنے والے کے خلاف ایکشن لیا جائے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ تمام تر مشکلات کے باوجود کئی دہائیوں پر مشتمل کرپشن، بے ضابطگیوں اور قرضوں کے بوجھ تلے حاصل کردہ حکومت کو چلانے کے لئے جس احسن انداز میں ہمارے وزیر خزانہ نے انتھک محنت کر کے اس بجٹ کو پیش کیا ہے اور حزب اختلاف کو اس بجٹ پر مکمل طور پر بحث کرنے کی آزادی دی گئی اور تمام معزز ممبران نے کُھل کر اپنے بیانات کا اظہار کیا اور ہم سب نے بڑی کشادہ دلی سے ان کی تقاریر کو سُنا اور تمام چیزوں پر مکمل طور پر بحث کی گئی۔

جناب سپیکر! میں توجہ دلانا چاہوں گی کہ اس منظور شدہ بجٹ پر عملدرآمد کے لئے ہمیں بہت ساری مشکلات پیش آتی ہیں کیونکہ اس وطن کی مٹی میں میرے دلیر اور غیرت مند شہداء کا لہو شامل ہے لہٰذا اس بجٹ پر عملدرآمد کے لئے بہت توجہ کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میں پروردگار عالم کے حضور دعا گو ہوں کہ اس وبا سے ہمیں جلد از جلد نجات عطا فرمائے اور ہم مل جل کر مستحکم، مضبوط اور پائیدار پاکستان میں جی سکیں۔ آمین!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور!

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے اس معزز ایوان میں بولنے کا موقع دیا۔ آج کل اس ملک کے حالات ایسے ہیں کہ:

لنگڑے کھیڈن کبڈیاں
تے انھے چلاون تیر
گنجے کرن کنگھیاں

تے تھتھے سُناون ہیر
منگتے کرن حکومتاں
تے ٹھگ بنے وزیر

جناب سپیکر! پنجاب کا بجٹ دیکھ کر ایک بات کہنے کو دل چاہ رہا ہے کہ کوئی انہیں بتائے کہ منہ چلانے اور ملک چلانے میں بہت فرق ہوتا ہے۔ اس بجٹ کی کون سی گل سیدھی ہے:

حیراں ہوں دل کو رَوں کہ پیٹوں جگر کو میں

جناب سپیکر! پنجاب کی ایک بہت بڑی آبادی کی تعداد کا انحصار زراعت پر ہے، پنجاب اکیلا جو دوسرے صوبوں کی خوراک کی ضروریات پورا کرتا تھا آج ماشاء اللہ اس حکومت نے زراعت کو اس نہج پر پہنچا دیا ہے کہ بالائی پنجاب میں گندم کی کٹائی ابھی جاری تھی کہ وفاقی حکومت نے پرائیویٹ سیکٹر کو گندم درآمد کرنے کا کہہ دیا۔ آج ضرورت تھی زرعی پالیسی کو جنگی بنیادوں پر استوار کرنے کی مگر منہ چلانے اور ملک چلانے میں بہت فرق ہوتا ہے۔ آج ضرورت ہے کچھ سیاسی مسخروں سے نجات حاصل کر کے کام کرنے والے لوگوں کو آگے لانے کی۔

جناب سپیکر! ابھی تین سال پہلے کی بات ہے ایسا لگتا ہے کہ صدیوں پہلے کا زمانہ تھا کیا دور تھا جب وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف اور خادم اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف کی حکومت میں پنجاب کی یونیورسٹیوں میں دھڑا دھڑ scholarships تقسیم ہو رہے تھے، بچے بچے کو laptops مل رہے تھے، نئے سکول بن رہے تھے، پرانے سکولوں اور ہسپتالوں کو اپ گریڈ کیا جا رہا تھا، نئے ہسپتال اور ڈسپنسریاں بن رہی تھیں، نئی سڑکیں، نئے پُل، state of the art transport، عوام کو تمام سہولیات میسر تھیں، ترقی کی شرح بڑھ رہی تھی، ہر مہینے کسی میگا پراجیکٹ کا اضافہ ہو رہا تھا، کاروبار اُڑان بھر رہے تھے، معیشت پر نظر رکھنے والے عالمی جریدے مثبت خبریں شائع کر رہے تھے اور پھر تبدیلی آ گئی جناب!

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! Reading is not allowed آپ صرف پوائنٹس دیکھ سکتی ہیں۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! میں ویسے بھی بول لوں گی لیکن بعد میں tutor لینے سے اچھا ہے کہ میں points کو دیکھ کر پڑھوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ reading کر رہی ہیں. and reading is not allowed

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! ہمارے وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار کو بہت شوق ہے وہ ہر بندے کو بتاتے ہیں کہ میں پنجاب کا وزیر اعلیٰ لگ گیا ہوں تو انہوں نے میاں محمد شہباز شریف کی کاپی کرنی ہے تو پوری کاپی کریں۔ وہ کورونا جیسی وبا میں مورچے میں بند ہیں۔ یہ لوگ میاں محمد شہباز شریف کی طرح کسی صورت بھی کام نہیں کر سکتے۔ اس وقت عوام کا کوئی پُرسانِ حال نہیں ہے۔ جناب عمران خان نے صرف ایک بات صحیح کی تھی کہ میں رُلاؤں گا اور وہ رُلا رہے ہیں۔ آج میں اپنی تقریر کا خاتمہ اُس شعر سے کروں گی جو شعر آج ہر بچے کی زبان پر ہے:

کُرسی ہے تمہاری یہ جنازہ تو نہیں ہے
کچھ کر نہیں سکتے تو اُتر کیوں نہیں جاتے

بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ شمیم آفتاب!

محترمہ شمیم آفتاب: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر! سب سے پہلے ضمنی بجٹ برائے سال 2019-20 پر بات کرنے کا موقع دینے پر میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ میں اپنی تقریر کا آغاز اللہ کے بابرکت نام سے کرتی ہوں جو دلوں کے بھید خوب جانتا ہے۔

جناب سپیکر! سب سے پہلے وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار اور ان کی ٹیم کو پنجاب کا کامیاب بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نے جن مشکل حالات کے باوجود ایک متوازن اور عوام دوست بجٹ پیش کیا وہ قابل تحسین ہے۔

جناب سپیکر! دوسری طرف بے بس، لاچار اور بے کس اپوزیشن کی بے جا تنقید پر جتنا بھی افسوس کیا جائے وہ کم ہے۔ جب تک قوم ہر لمحہ احتساب کے عمل سے نہیں گزرتی اُس وقت تک اقوامِ عالم میں صفِ اول کے مقام کا حصول ممکن نہیں ہے اس لئے وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان کا یہ اصولی مؤقف ہے کہ کرپشن پاکستان کے ساتھ ساتھ نہیں چل سکتی اور وہی نظریہ لے کر میں آج وزیر اعظم جناب عمران خان کے ساتھ کھڑی ہوں۔ جو اس نظریے پر قائم

رہے گا وہی مستقبل میں بھی آپ کو وزیر اعظم جناب عمران خان کے ساتھ نظر آئے گا۔ یہ نام نہاد اپوزیشن وزیر اعظم جناب عمران خان پر جتنی بھی تنقید کر لے اور جو مرضی پراپیگنڈے کر لے لیکن وزیر اعظم جناب عمران خان ان کے پراپیگنڈوں سے نہیں ڈرتے۔

جناب سپیکر! میں اپنے شہر کوٹ مومن کی بات کرنا چاہتی ہوں۔ ان کی حکومت میں میرے شہر کی گلیاں تالاب کا منظر پیش کر رہی تھیں۔ نواز شریف نے وہاں سے الیکشن لڑا، جلسے کئے اور وعدہ کیا کہ میں اسے پیرس بناؤں گا لیکن وہ پیرس بن گیا ہے کیونکہ گلیوں میں پانی کھڑا ہونے کی وجہ سے کشتیاں چل سکتی ہیں۔ وہاں کے زیادہ تر لوگ ہیپاٹائٹس سی کے مریض ہیں۔

ممبران حزب اختلاف: جناب سپیکر! یہ دیکھ کر تقریر کر رہی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ reading نہیں کر سکتیں۔ آپ صرف points لیں۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! یہ ہماری حکومت پر اتنا زیادہ اعتراض کرتے ہیں لیکن جب انہوں نے کہا تھا کہ ہم پورے پنجاب کو پیرس بنائیں گے تو مجھے آج جواب دیں کہ کیا انہوں نے جنوبی پنجاب اور میرے سرگودھا کو بھی پیرس بنا دیا ہے؟

جناب سپیکر! سرگودھا کے حوالے سے میں آپ کو بتانا چاہتی ہوں کہ میں RHC اور BHU میں گئی تو وہاں کمروں میں جانور بندھے ہوئے تھے جو میں نے خود نکلوائے ہیں اور وہاں پر ڈاکٹرز اور عملہ کو تعینات کروایا ہے۔ سالم کے RHC میں مالی لگایا گیا لیکن وہ سرگودھا کے کمشنر آفس میں تین سال سے کام کر رہا تھا۔

جناب سپیکر! مجھے پتا چلا کہ سفارشی آدمی کو easy رکھنے کے لئے سرگودھا چھوڑا گیا ہے۔ سرگودھا میں اِن کی 25 سال سے حکومت رہی ہے لیکن انہوں نے وہاں پر کیا کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ wind up کریں۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! اگر آپ وہاں آئیں تو میں آپ کو دکھاؤں کہ موٹروے سے سرگودھا کی طرف جانے والے جتنے بھی link road ہیں اُن میں سے ایک بھی link road ایسا نہیں ہے جس پر گاڑیاں چل سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ جلدی wind up کریں۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ انہوں نے پنجاب میں کون سی ترقی کی ہے؟ اللہ کا شکر ہے کہ ان دو سالوں میں بہت سے پراجیکٹس چل پڑے ہیں۔ آج کوٹ مومن وہ ہے جہاں پر گرڈ سٹیشن بھی بن رہا ہے، ٹراما سنٹر بھی بن رہا ہے، سڑکیں اور گلیاں بھی ٹھیک ہو رہی ہیں۔ ہماری حکومت change لا کر رہے گی اور ہم انشاء اللہ وزیراعظم کی قیادت میں یہ change لائیں گے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب نصیر احمد!

جناب نصیر احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب نصیر احمد! آپ کی تقریر شروع کرنے سے پہلے میں ایک رولنگ دے رہا ہوں۔ یہاں پر ویڈیو بنائی گئی ہے بلکہ پچھلے دنوں بھی ویڈیو بنائی گئی تھی اور پرائیویٹ چینلز کو provide کی گئی تھی۔ سیکرٹریٹ کی طرف سے جو آفیشل ویڈیوز جاری ہوں گی وہی release ہوں گی جبکہ باقی ویڈیوز release نہیں کی جائیں گی کیونکہ اس سے ایوان کا استحقاق مجروح ہوتا ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

میاں جلیل احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ ایک اہم بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب نصیر احمد! ان کو ایک منٹ دے دوں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں جلیل احمد!

میاں جلیل احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ وعلیٰ الک واصحٰبک یاحبیب اللہ۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ وطن عزیز پاکستان جو اسلام کے نام پر بنا اور اس کا نعرہ ہی یہ تھا کہ "پاکستان کا مطلب کیا، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ"۔ اس میں آئے روز کوئی نہ کوئی شر پسند اور مرتد کوئی ایسی شرارت کرتا ہے جو افراتفری کا باعث بنتی ہے۔ کوئی بھی مسلمان آقائے دو

جہاں نبی کریم ﷺ کی شان میں ادنیٰ سی گستاخی بھی برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ گزارش یہ ہے کہ اس کے لئے گورنمنٹ باقاعدہ ایک ادارہ بنائے جو تمام معاملات کو inspect کرے اور جو بھی گستاخی کا مرتکب ہو یا کتابوں میں ترامیم کرے، اس کے اصل کردار کو پکڑ کر کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ ابھی چند روز پہلے ایک گستاخ جس کا نام حامد سلطان ہے اس نے ضلع خوشاب کے اندر سرکارِ سیدنا ابو بکر صدیقؓ کی شان میں نہایت واہیات گالیاں بکی ہیں چونکہ سرکار ابو بکر صدیقؓ کی صحابیت قرآن مجید فرقان حمید سے ثابت ہے اور قرآن مجید کے کسی بھی فرمان کا جو منکر ہے وہ کافر ہے۔

جناب سپیکر! اس بناء پر میں کھلے دل کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہوں کہ مرتد اور کافر حامد سلطان نے سرکارِ ابو بکر صدیقؓ کی شان میں جو گستاخیاں بکی ہیں اس پر اس کو کیفر کردار تک فوراً پہنچانا چاہئے۔ اس کے ساتھ ساتھ شانِ صحابہ، شانِ اہل بیت اور امہات المؤمنین کے معاملے میں کوئی نہ کوئی شرارت اور بدتمیزی کی بات سامنے آتی ہے لہٰذا اس کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع کرنے کے لئے حکومت کو عملی اقدامات کرنے پڑیں گے بلکہ حکومت کو واضح طور پر کوئی لائحہ عمل ترتیب دینا پڑے گا۔

جناب سپیکر! ہمارے اتفاق رائے سے آج ماشاء اللہ جناب محمد معاویہ نے یہ توجہ دلائی ہے جس سے حکومت اور اپوزیشن کی طرف سے کافی ممبران اس پر متفق ہیں اور ہم نے وزیر قانون کو وہ قرارداد پیش کر دی ہے۔

جناب سپیکر! ہماری یہ گزارش ہے کہ پٹرول، گھروں کے معاملات اور سڑکوں کی باتیں ثانوی حیثیت رکھتی ہیں لیکن ناموس رسالت، ناموس اہل بیت اور ناموس صحابہ کا معاملہ ہمارے لئے سب سے عظیم ہے۔ چونکہ پاکستان کا مطلب "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" ہے لہٰذا ہر طرح کے قوانین bypass کر کے اس قرارداد کو آج ہی ہاؤس میں لے آئیں اور اسے پاس کر کے مرتد اور کافر حامد سلطان اور جن تین سو یا چار سو لوگوں نے حامد سلطان کی بکواس کے آگے واہ واہ کے نعرے لگائے ہیں اُن سب کو گرفتار کیا جائے اور انہیں کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، رانا مشہود احمد خان!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آپ نے ابھی رولنگ دی ہے لیکن میں صرف دو چیزیں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں۔ وزیر قانون نے کہا کہ ہاؤس کے اندر جو material لے کر آئے گا اُس کے خلاف کارروائی کی جائے گی لیکن کس قانون کے تحت کی جائے گی اور اسمبلی کے رولز آف بزنس کہاں پر یہ allow کرتے ہیں؟ اسمبلی سیکرٹریٹ جس نے آپ کو brief کرنا ہے اُن کی یہ ذمہ داری ہے کہ آپ سے خلافِ قانون اور خلافِ قاعدہ کام نہ کروائیں کیونکہ یہ precedents آئندہ آنے والوں کے لئے اسمبلی کے ریکارڈ کا حصہ بنتی ہیں۔ جمہوریت کا مطلب کیا ہے؟ جب ہم ووٹ لے کر اس ہاؤس میں آتے ہیں تو آزادی اظہار رائے کی بات کرتے ہیں اور آزادی اظہار رائے کے اندر جو different means ہیں، اس کے اندر احتجاج کرنا اپوزیشن کا حق ہے اور play card اٹھانا اپوزیشن کا حق ہے۔ اسی کے ساتھ ساتھ آپ نے جو رولنگ دی، اگر آپ اس رولنگ لینے سے پہلے جو طریق کار ہے، اگر حکومت کی طرف سے کوئی بات آئی تھی تو آپ اپوزیشن سے بھی پوچھ لیتے تو یہ ruling against rules ہے۔

جناب سپیکر! مجھے بتا دیں کہاں پر لکھا ہے کہ کوئی ممبر یہاں پر اسمبلی اجلاس کی ویڈیو نہیں بنا سکتا یا تو ہوتا کہ اپوزیشن اور حکومت مل کر طے کرتے کہ یہ in camera proceedings ہیں اور ان in camera proceedings کو ہم نے باہر نہیں جانے دینا۔ جب فیہاں proceeding کیمرے لگے ہوئے ہیں تو کہاں پر لکھا ہے کہ ممبر ویڈیو نہیں بنا سکتا؟ چونکہ ہم آپ کی بہت عزت کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ آپ نے انشاءاللہ آگے بھی grow کرنا ہے۔

جناب سپیکر! حکومت پریشر ڈالتی ہوتی ہے، اپوزیشن پریشر ڈالتی ہوتی ہے، آپ custodian of the House ہیں، آپ اس ہاؤس کے قانون اور قاعدے کے پابند ہیں، آپ نے اس independence کو یقینی بنانا ہے اور احتجاج ہمارا حق ہے۔

جناب سپیکر! میں آج بتا رہا ہوں کہ کل کسی نے اگر ہمیں اِدھر روکنے کی کوشش کی تو ہم اس سے بُرا سلوک کریں گے کیونکہ یہ ہمارا right ہے۔ اپوزیشن کا right ہے احتجاج کرنا اور احتجاج کے طریقے ہم بتائیں گے حکومت نہیں بتائے گی کہ ہم نے احتجاج کس طرح کرنا ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب نصیر احمد!

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! شکریہ۔ اس سال کے بجٹ کا اگر بغور مطالعہ کیا جائے تو ہندسوں کے اور الفاظ کے اس گورکھ دھندے میں اس موجودہ حکومت کا جو manifesto ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب نصیر احمد! ایک دفعہ پھر آپ کو interrupt کر رہا ہوں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! "بس وی کر دیو کیونکہ ستویں دفعہ ہو گیا اے"۔

جناب ڈپٹی سپیکر: (قہقہہ) جناب نصیر احمد! ایک منٹ

223(k) Rules to be observed by Members while present in Assembly, shall not use a mobile telephone. No more interruptions

جی، جناب نصیر احمد!

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! اس گورکھ دھندے کا اگر بغور مطالعہ کیا جائے تو اس حکومت کا جو manifesto تھا جس میں کہا گیا تھا کہ انسانی ترقی اور ویلفیئر کو سب سے پہلے priority دی جائے گی۔ اگر اس پوری budget book کا مطالعہ کیا جائے تو بہبود آبادی کا محکمہ ہو، ٹورازم کا محکمہ ہو یا ہیلتھ کا محکمہ ہو یعنی انسانی فلاح سے وابستہ کسی بھی محکمے کے بجٹ کو دیکھا جائے تو پاکستان کی تاریخ کا بجٹ کے حساب سے کم ترین بجٹ اس دفعہ مختص کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں ان چیزوں کی کیا بات کروں کہ 2018 کے بعد اس ملک کو اور اس صوبے کو ایسی نظر لگی ہے کہ لوگ اپنی بنیادی سہولتوں کو اور بنیادی ضروریات سے اتنے تنگ آئے ہیں کہ باقی معاملات کی طرف ان کی نظر ہی نہیں جاتی۔ چینی کی بات کرتے ہیں تو چینی مافیا سامنے آتا ہے اور آٹا کی بات کرتے ہیں تو آٹا مافیا سامنے آتا ہے تو جہاں جہاں دیکھتے ہیں کہیں تعلیم کا مافیا، کہیں ہیلتھ کا مافیا اور کہیں لینڈ مافیا ہے تو آج حکومت نہیں صرف مافیا کی حکومت نظر آتی ہے لیکن ایسا نہیں ہے، مافیا نہیں ہے بلکہ آج کی حکومت مہا غافل ہے اور مافیا نہیں ہے بلکہ حکومت اور اس کے اوپر بیٹھے سرپرست مہا غافل ہیں، جو لوگوں کی ضروریات سے غافل ہیں اور اس نظام حکومت کو چلانے سے غافل ہیں۔

جناب سپیکر! میں آج بھی چیلنج کرتا ہوں کہ اس صوبے کے اندر جہاں مایوسی اور ناامیدی کے سائے چھا چکے ہیں، اگر آج بھی آپ موجودہ وزیر اعلیٰ کی جگہ، اس معصوم وزیر اعلیٰ کی جگہ پر اس اسمبلی میں بیٹھے ہوئے اپنے ہی کسی بھی ممبر کو چیف منسٹر بنالیں تو نظام بہتر ہو سکتا ہے۔ اتنی بڑی choice پڑی ہے اور میں کہتا ہوں کہ کسی بھی ایم پی اے چاہے سب سے متنازعہ یہاں پر جناب فیاض الحسن چوہان ہیں، اگر ان کو بھی بنادیں گے تو یہ صوبہ بہتر ہو سکتا ہے لیکن اس وزیر اعلیٰ کے ہوتے ہوئے یہ حالات بہتر نہیں ہو سکتے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اقتدار میں آنے والی ساری ٹیم کے متعلق جہاں یہ کہا جاتا ہے کہ ان کے پاس افراد نہیں ہیں تو میں یہ کہتا ہوں کہ افراد کی کمی نہیں ہے کیونکہ سیاسی لوگ ہر پارٹی کے اندر موجود ہیں۔ اب یہ اس طرح بھی نہیں ہو گا کہ اتحادیوں کو کھانا دیا جائے اور وہ کہیں کہ ہم کھانے میں شامل نہیں ہیں so حکومت کی کی ہوئی تمام غلطیوں اور کوتاہیوں سے ہم بری الذمہ ہیں تو اب یہ اس طرح نہیں چلے گا۔

جناب سپیکر! بائیس کروڑ عوام کے ملک کو آپ نے گردن گردن مشکلات کے اندر دھکیل دیا ہے۔ اگر آج بھی اس ملک کے لئے اور اس قوم کے لئے آپ نے ہوش کے ناخن نہ لئے تو پھر وہ وقت دور نہیں کہ اپوزیشن کو آج اس ہاؤس میں احتجاج نہیں کرنا پڑے گا بلکہ لاہور، کراچی اور پشاور کی سڑکوں پر لوگ آپ کو باہر نہیں آنے دیں گے۔

جناب سپیکر! میں آج آپ کو بتاتا چلوں کہ اس 12 کروڑ عوام کے صوبے کے اندر مایوسی اور ناامیدی کی حالت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ لوگ اب اس حکومت سے کوئی توقع نہیں رکھتے۔ لوگ بد دعائیں بھی دیتے ہیں، پکارتے بھی ہیں اور فریاد بھی یہی کرتے ہیں کہ خدارا ہمیں آپ کے 50 لاکھ گھر نہیں چاہئیں اور آپ ہمارے پہلے سے بنے گھر ہی بچے رہنے دیں تو ہمارے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ ہمیں ایک کروڑ نوکریاں نہیں چاہئیں جو ہماری اپنی نوکریاں ہیں بھئی وہی بچی رہنے دیں تو ہمیں وہی چاہئیں۔ ہمیں آپ آٹا اور چینی نہ دیں بلکہ وہ آٹا، چینی اور تیل جو 2018 سے پہلے موجود تھا اگر وہ رہے تو ہمارے لئے وہی کافی ہے۔

جناب سپیکر! بات یہاں پر ہی ختم نہیں ہوئی کیونکہ آپ نے تو اس صوبے اور اس ملک کے لوگوں کے اندر مایوسی اور بد انتظامی کی انتہا کر دی کہ آج سارے صوبے میں کہیں سیاسی حکومت نظر نہیں آتی۔ پانچ پانچ چیف سیکرٹری تبدیل کئے جاتے ہیں اور چار چار آئی جی پولیس

تبدیل کئے جاتے ہیں بھئی کہاں ہیں یہ سیاسی لوگ اور کدھر ہے یہ سیاسی حکومت؟ آج افسر شاہی کا نظام اس پورے صوبے کے اندر پوری طرح سے راج کر رہا ہے۔ جو لوگ ووٹ لے کر آئے ہیں اور جو لوگ منتخب ہو کر آئے ہیں ان کا وجود کہیں نظر نہیں آتا تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ نقصان صرف عوام کا نہیں بلکہ پاکستان کا بھی ہے اور پاکستان کے اندر جمہوریت کا بھی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ انتباہ کرنا چاہتا ہوں کہ اب بھی اگر انہوں نے لوگوں کی بنیادی ضروریات پر توجہ نہیں دی تو خدارا یہ آپ کے نعرے، یہ لوگوں کے دلوں کو لُبھانے والی تقریریں، یہ باتیں اور یہ نوسر بازیاں سب کی سب دھری رہ جائیں گی پھر 2023 کا انتظار کسی نے نہیں کرنا۔ فیصلہ لاہور اور دوسرے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب نصیر احمد! آپ کا وقت پورا ہو گیا ہے اس لئے اب آپ تشریف رکھیں۔ محترمہ عظمیٰ کاردار!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ سپلیمنٹری بجٹ ان کے زمانے کے بھی ہم نے دیکھے ہیں اور ہم نے اپنا بھی دیکھا ہے۔ ان کو تو خیر پڑھنا آتا ہی نہیں ہے اور اگر یہ گھر سے پڑھ کر آتے تو انہیں پتا چلتا کہ ہم نے اپنا ضمنی بجٹ ہیلتھ سروسز کے لئے مانگا ہے، پبلک ہیلتھ کے لئے مانگا ہے، پولیس کے لئے ہم نے مانگا ہے، ہم نے ریونیو کے لئے مانگا ہے اور ہم نے لوگوں کو ریلیف دینے کے لئے مانگا ہے جبکہ ان کا جو ضمنی بجٹ ہمیشہ آتا تھا تو وہ کیا کرتے تھے سبحان اللہ ان کے پاناما کیس کے lawyers کو salaries بھی اس ضمنی بجٹ سے جاتی تھیں۔ جب یہ باہر foreign trips پر جاتے تھے تو اس کا خرچہ ضمنی بجٹ سے اُٹھتا تھا۔ یہ باہر جا کر کے دو، دو کروڑ روپے اور تین تین کروڑ روپے tips دیتے تھے تو وہ بھی ضمنی بجٹ سے جاتی تھیں۔

جناب سپیکر! ان سے پوچھیں کہ جناب آصف علی زرداری جو تحائف دیتے تھے وہ کہاں سے جاتے تھے؟ وہ بھی ضمنی بجٹ تھا اور جو 10 کروڑ روپے کی bomb proof چار دیواری انہوں نے جاتی امرا کے ارد گرد بنائی ہے وہ کہاں سے آتی تھی وہ بھی ضمنی بجٹ سے آتی تھی۔ ان سے پوچھیں کہ اس ضمنی کا کیا مطلب تھا؟

جناب سپیکر! انہوں نے بات کی کہ ماڈل ٹاؤن سے انہوں نے بیریئرز ہٹا دیئے۔ ہم بے چارے غریب لوگ پچھلے 30 سال سے ماڈل ٹاؤن میں رہتے تھے اور ہماری زندگی ایک عذاب تھی۔ ہم تو سپریم کورٹ کو دعائیں دیتے ہیں کہ جس نے وہ barricades ہٹائے۔

جناب سپیکر! انہوں نے پبلک کی زمین پر اور پورے پورے parks اپنے قبضے میں لے کر اپنے camp offices بنا لئے۔ کیا سڑکیں ان کے باپ کی تھیں بلکہ سڑکیں تو tax pair کے پیسوں کی تھیں جہاں انہوں نے اپنے barricades لگا لئے تھے۔

جناب سپیکر! رانا مشہود احمد خان ابھی بات کر رہے تھے کہ ہم نے تو جنوبی پنجاب میں سارا بجٹ ڈی جی خان کو دیا ہے۔ کیا ان کو وہ پانچ mother & child hospitals نظر نہیں آتے جو لیہ میں بھی ہیں، جو راجن پور میں بھی ہیں؟ جو یونیورسٹیز، کارڈیالوجی انسٹیٹیوٹ بن رہے ہیں کیا وہ انہیں نظر نہیں آتے؟

جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ ہم نے تو 228- ارب روپے جنوبی پنجاب کے لئے مختص کئے لیکن وہ یہ بتانا بھول گئے کہ اس میں سے انہوں نے 165- ارب روپے divert کر کے اورنج ٹرین لائن میں لگا دیئے۔ انہوں نے یہ کام کیا ہے جنوبی پنجاب میں کہ وہاں لوگ چھپڑ سے پانی پیتے ہیں۔ یہ ان کا حال تھا جو انہوں نے کیا۔

جناب سپیکر! انہوں نے بڑا تیر مارا کہ ہم نے جنوبی پنجاب میں 635- ارب کا ڈویلپمنٹ بجٹ مختص کیا تھا لیکن یہ بتانا بھول گئے کہ utilize کتنا ہوا تھا؟ وہ صرف 411- ارب روپے۔ یہ نالائق حکومت تھی اور ان کی نالائقی کی انتہا ہو گئی تھی۔ ان کا so-called وزیر اعلیٰ، نواب اعلیٰ، جس کے پانچ پانچ کیمپ آفسز تھے، یہ کہتے ہیں کہ کچن ہمارے چلانے سے چلتے ہیں، آپ کے کچن tax payer کے پیسے سے چلتے تھے۔ جناب آصف علی زرداری کے کچن، ملک ریاض کے پیسے سے چلتے رہے ہیں یہ پوری دنیا کو پتا ہے۔ یہ جھوٹ اتنا بولیں جتنا ہضم کر سکیں۔ ان کی ایک معزز ممبر محترمہ صبا صادق ہیں جو اُٹھ کر بڑے دبدبے سے بولی کہ شوکت خانم ہسپتال میں ٹیسٹ 22 ہزار روپے کا ہوتا ہے۔ اگر وہاں پر ٹیسٹ 22 ہزار روپے کا ہوتا ہے تو یہ ایک رسید لے آئیں میں استعفیٰ دے دوں گی۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین سردار محمد اویس دریشک کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: محترمہ! اپنی بات جاری رکھیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میں آج اسمبلی سے استعفیٰ دے دوں گی۔ یہ جھوٹ اتنا بولیں جتنا سہار سکیں لیکن یہ کیا کریں ان کے لیڈران کی ٹریننگ ہی ایسی ہے۔ وہ quarantine کے پیچھے چھپ کر لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ سارے اشتہاری ہیں، یہ سارے بھاگے ہوئے ہیں، ان کا پورا خاندان لندن بیٹھا ہوا ہے، موجیں کر رہا ہے اور کافیاں پی رہا ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! پلیز wind up کیجئے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! جنہوں نے منی لانڈرنگ کی ہے انہیں اس کا حساب کتاب تو دینا پڑے گا۔ یہ جو بڑے بڑے پراجیکٹس کی باتیں کرتے ہیں، سب کو پتا ہے کہ میگا پراجیکٹس، میگا کرپشن اور ان کے پیسے سے ایون فیلڈ کی کتنی پراپرٹیز بنی تھیں۔ آج یہ سمجھتے ہیں کہ۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ! بہت شکریہ۔ جناب سمیع اللہ خان!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب جہانگیر خانزادہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ عشرت اشرف!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب عبدالرؤف مغل!

جناب عبدالرؤف مغل: جناب سپیکر! آپ نے مجھے ضمنی بجٹ پر بات کرنے کے لئے موقع دیا میں آپ کا بے حد شکر گزار ہوں۔ گزارش یہ ہے کہ گوجرانوالہ شیخوپورہ روڈ ایک ایسی سڑک ہے جیسے کسی شاعر نے کہا تھا کہ:

دہلی جو ایک شہر تھا عالم میں بے مثال

جناب سپیکر! ایک سڑک تھی جس پر بہترین پبلک ٹرانسپورٹ چلتی تھی، اب مواصلات و تعمیرات کے کاغذات میں شاید یہ سڑک عنقا ہو گئی ہے اور اس کا وجود ہی نہیں ہے۔ اس سڑک پر چار چار فٹ اونچی گھاس اور سبزہ اُگا ہوا ہے وہاں پر مدت ہوئی کسی بس نے اس پر travel نہیں کیا۔ لوگ موٹر سائیکلوں پر اتنا لمبا سفر کرتے ہیں اور راستے میں snatching ہوتی ہے۔ یہ سڑک لوٹ مار کرنے والوں کے لئے ایک نرم چارہ ہے کیونکہ راستہ خراب ہے لوگ آہستہ آہستہ سفر کرتے ہیں اس لئے ان کو روک کر لوٹنا بڑا آسان ہے۔

جناب سپیکر! اس کی حقیقت یہ ہے کہ 18-2017 میں اس کے لئے ابتدائی فنڈ جاری ہوئے اور یہاں سے پی ٹی سی ایل اور واپڈا کے پول شفٹ کئے گئے، جہاں سڑک کی چوڑائی کم تھی وہاں کی زمین purchase کی گئی۔ یہ سارے معاملات ہو چکے تھے لیکن دو سال سے وہ سڑک ارباب اختیار کے ذہنوں سے نکل چکی ہے۔ کبھی کبھی پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کا لفظ سنا جاتا ہے کہ اس کے تحت یہ سڑک بنے گی اور اس کی قیمت وہاں پر ٹال ٹیکس لگا کر recover کی جائے گی۔ جس میں بنک شیئر ہولڈر ہوگا، construction کرنے والی کمپنی شیئر ہولڈر ہوگی اور تیسری پنجاب حکومت بھی شیئر ہولڈر ہوگی۔ پنجاب حکومت نے آج تک اپنا شیئر اس میں شامل نہیں کیا جس کی وجہ سے اس کی ابتداء نہیں ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں گزارش کرتا ہوں کہ خدارا اس سڑک پر بسنے والے سینکڑوں دیہات اور قصبات کا خیال کیا جائے کہ گوجرانوالہ سے شیخوپورہ جانے آنے کے لئے پبلک ٹرانسپورٹ متروک ہو چکی ہے۔ یہاں اگر مواصلات و تعمیرات کے منسٹر بیٹھے ہیں تو میں ان سے گزارش کروں گا کہ اس روڈ پر ٹرانسپورٹ کے حوالے سے توجہ فرمائیں۔

جناب سپیکر! میں دوسری بات بھی construction کے حوالے سے کرنا چاہتا ہوں۔ گوجرانوالہ میں گورنمنٹ میڈیکل کالج کی سڑک کے لئے 18-2017 میں ابتدائی فنڈز جاری ہوئے وہ کل پانچ کلومیٹر کا ٹکڑا ہے جس میں سے تین کلومیٹر سڑک ابھی بھی بننے والی ہے۔

جناب سپیکر! کل 30۔ جون ہے تو تین سالوں میں یہ سڑک صرف دو کلومیٹر تیار ہوئی ہے۔ اگر یہی کیفیت رہی تو پاکستان کے بسنے والے خاص طور پر پنجاب کے بسنے والے صرف حکومت کی تساہلی اور غفلت پر ماتم ہی کر سکیں گے۔ یہ روڈ میڈیکل کالج کو جانے والا روڈ ہے، جی ٹی روڈ سے یہ direct قابل استعمال نہ ہو سکے گا۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ اس پر توجہ دی جائے۔

جناب چیئرمین: پلیز! wind up کریں۔

جناب عبدالرؤف مغل: جناب سپیکر! کبھی کبھی موقع ملتا ہے مجھے صرف دو منٹ دے دیں۔ میں وزیر تعلیم کی توجہ چاہوں گا کہ وہاں دو سکول ہیں ایک گورنمنٹ ماڈل گرلز ہائی سکول جس میں 1100 بچیاں زیر تعلیم ہیں۔

جناب سپیکر! تیسرا سال ہو گیا ہے اس کا صرف سٹرکچر کھڑا ہوا ہے لیکن وہ سکول مکمل نہیں ہوا۔ میری گزارش ہے کہ اسے مکمل کیا جائے تاکہ بچیاں کمروں میں بیٹھ کر اپنی تعلیم مکمل کر سکیں۔ پچھلے دو سال بچیاں سردیوں میں برآمدوں میں بیٹھ کر پڑھتی رہی ہیں اور اب بھی آنے والے موسم سرما میں خطرہ ہے کہ ان کو کمرے نہ مل سکیں گے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ یہ گورنمنٹ ماڈل گرلز ہائی سکول اور گورنمنٹ مڈل گرلز سکول رتہ باجوہ کو ترجیحی بنیادوں پر مکمل کیا جائے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، محترمہ شاہدہ احمد!

محترمہ شاہدہ احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمدللہ رب العالمین۔

جناب سپیکر! ابھی میری ایک بہن نے یہاں بیٹھے ہوئے کہا کہ ان کے دور میں یعنی (ن) لیگ کے دور میں یونیورسٹیوں میں سکالرشپ دیئے گئے۔ میں آپ کے سامنے اِن سب سے پوچھتی ہوں کہ کن بچوں کو سکالرشپ دیئے گئے؟ انہوں نے تو بی اے پاس بچوں کے لئے ٹیکسیاں دی تھیں تاکہ یہ بچے پڑھنے کے بعد ٹیکسیاں چلائیں۔ انہوں نے ٹیکسی سکیم کھولی اور اس کی مد میں بی اے پاس بچوں کو ڈرائیور بنایا گیا۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے لیپ ٹاپ کی مد میں کروڑوں روپے کیا اربوں روپے کا گھپلا کیا، اربوں روپے کی کرپشن کی۔ یہ کس یونیورسٹی اور ایجوکیشن کی بات کرتے ہیں؟ انہوں نے تو پوری قوم کو اپاہج بنا دیا، انہوں نے پوری قوم کو چور بنا دیا، انہوں نے پوری قوم کو منشیات پر لگا دیا، انہوں نے پوری قوم کا بیڑا غرق کر دیا۔ یہ کس ملک کی بات کرتے ہیں، یہ کس قوم کی بات کرتے ہیں؟

جناب سپیکر میں نے دوسری بات یہ کرنی تھی کہ میں نے بجٹ کو پورا detail سے پڑھا ہے میں نے اس میں دیکھا ہے کہ آپ نے واٹر سپلائی اور sanitation کی مد میں شیخوپورہ، گوجرانوالہ اور سیالکوٹ میں سو، سو یونین کونسل کو فنڈز دے دیئے۔ آپ نے ان تینوں اضلاع کی 100 کے قریب یونین کونسل کو فنڈز دیئے۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھتی ہوں کہ پورے پنجاب میں ان تین اضلاع پر اتنی مہربانی کیوں کی گئی؟ اگر ہمارا بجٹ پنجاب کے سارے اضلاع میں تقسیم کر دیتے تو وہ بہتر ہوتا کیونکہ آپ یہ دیکھئے کہ شیخوپورہ، گوجرانوالہ اور سیالکوٹ 100، 100 یونین کونسل کا مطلب ہے کہ پورا این اے کا حلقہ، ذرا اس پر نظر ثانی کی جائے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: محترم محمد کاظم علی پیرزادہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ رابعہ نسیم فاروقی!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ گلناز شہزادی!

MRS GULNAZ SHAHZADI: Mr Speaker! Thank you so much for giving me the opportunity to speak on this supplementary budget. In the beginning I would like to share some facts about the recent issues regarding flyover in Sialkot.

جناب سپیکر! وہاں پر سبھی نے سوشل میڈیا پر بھی دیکھا ہوگا اور ویسے بھی میڈیا پر بہت چلا۔ ہماری پی ٹی آئی گورنمنٹ کے لئے انتہائی شرمندگی کی بات ہے کہ جب کوئی پراجیکٹ بنا نہیں سکتے تو کم از کم جو already functional projects ہیں ان پر تختیاں لگا کر اپنی تختی چوری کی تعداد میں اضافہ کرتے جا رہے ہیں جو کہ انتہائی شرمناک ہے۔ یہ پراجیکٹ، فلائی اوور کا پراجیکٹ میری سیالکوٹ کی جو لیڈر شپ respected خواجہ محمد آصف اور respected خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ کا پراجیکٹ تھا اور یہ تقریباً 18-2017 میں 90 کروڑ روپے کی لاگت سے مکمل ہو چکا تھا۔ اس پر نئے طریقے سے تختی لگا کر انتہائی شرمناک قدم اُٹھایا گیا جس پر میں ان کی بھرپور مذمت کروں گی۔ اگر اس کے ساتھ ساتھ slogan کی بات کی جائے تو یہاں پر بڑا slogan چلتا تھا کہ "صاف چلی شفاف چلی" اب وہ صاف اور شفاف جتنی چل رہی ہے اور جتنی وژن کے ساتھ چل رہی ہے وہ سبھی کو دکھائی دے رہا ہے۔ Regarding اگر میں ایجوکیشن کی بات کروں جو کہ ڈیمانڈ نمبر 21

ہے تو مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ڈیمانڈ کس لئے کی جارہی ہے۔ اگر میں COVID-19 سے پہلے کے حالات دیکھتی ہوں تو میرے پاس ایک لمبی فہرست ہے کہ ایجوکیشن کو جس طرح سے تباہ کیا گیا،وہ جو ٹارگٹس رکھے گئے تھے اس میں zero percent بھی achieve نہیں کیا گیا اور اگر میں COVID-19 کے بعد کے حالات دیکھتی ہوں تو ایجوکیشن سیکٹر کو ایک کورونا لگا دیا گیا۔

جناب سپیکر!اب اگر میں سب سے پہلے یہاں پر پرائیویٹ سیکٹر کی بات کروں تو پرائیویٹ سیکٹر میں جو rented buildings ہیں وہ تقریباً 90 فیصد ہوتی ہیں اور 90 فیصد بلڈنگ کے رینٹ وقت پر pay نہ ہونے کی وجہ سے 50 فیصد پرائیویٹ سکولز، کالجز اور یونیورسٹیز بند ہو چکے ہیں۔ اب جس وقت میں ان کی سٹیٹمنٹ دیکھتی ہوں، ان کا وژن، ہمارے معزز وزیر اعلیٰ، وسیم اکرم پلس صاحب ہیں ان کا وژن یہ ہے کہ جب ہمارے بارڈر پر ایران اور چائنا میں جو کہ neighbouring countries میں COVID-19 اپنے peak پر تھا لیکن ان کا وژن کیا تھا، وہ ہمیں نیوز انٹرنیشنل بتاتا ہے اور یہ 15۔ جنوری کا آرٹیکل ہے، ہمارے وسیم اکرم پلس صاحب نے اپنی سیون کلب کی official residence پر millions of rupees لگوا کر انہیں اپ گریڈ کروایا۔ Seven star comforts جو کہ نہایت shameful ہے۔ یہ وہ وقت تھا جب انہیں اس وژن کو لے کر چلنا چاہئے تھا کہ حالات ایسے آرہے ہیں تو ہم نے ہیلتھ کے ساتھ ساتھ اپنے بچوں کی ایجوکیشن کو کیسے continue کرنا ہے۔

جناب سپیکر!اگر میں معزز منسٹر صاحب کی بات کروں تو انہوں نے کیا کیا؟ یہ billions of rupees تو رجسٹریشن کی مد میں بچوں سے لے چکے تھے اس وقت حالات یہ ہو چکے ہوئے ہیں کہ گرانٹ اور لون کی مد میں جو 6.74 بلین US dollars ان کو ملے لیکن انہوں نے ایک پائی بھی ایجوکیشن سیکٹر میں دینے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! مجھے صرف ایک دو منٹ دے دیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، آپ کے اپنے colleagues کی بہت ساری لمبی لائن ہے I will be grateful. Thank you very much. محترمہ راشدہ خانم!۔۔۔ موجودہ نہیں ہیں۔ محترمہ عابدہ راجہ!

محترمہ عابدہ بی بی: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر! میں مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ اتنے مشکل حالات میں ایک اچھا بجٹ پیش کیا گیا۔ میں کیونکہ مری سے belong کرتی ہوں تو میں آج وہیں کی بات کروں گی۔ یہاں اپوزیشن سے بہت زیادہ آوازیں آئیں کہ ہم نے یہ کیا اور ہم نے وہ کیا۔ ان کے وزیراعلیٰ بہت اچھے تھے، ان کے وزیراعلیٰ اتنے اچھے تھے کہ وہ مری سے ہماری لکڑی چھپا کر یہاں اپنے محلوں میں لگاتے تھے۔ میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف، سارے شریف مری میں جاتے تھے اور enjoy کرتے تھے۔

جناب سپیکر! آج تک انہوں نے ایک یونیورسٹی نہیں بنائی۔ ہمارے وزیراعلیٰ نے کوہسار یونیورسٹی کا تحفہ دیا اور ہم اپنے وزیراعلیٰ کو سلام پیش کرتے ہیں۔ صرف اور صرف انہوں نے کیا کیا، کرپشن کی۔ کوئی سکولز اپ گریڈ نہیں کرائے۔ ہمارے حلقے کے اندر ایک ہسپتال نہیں بنایا، ہمارے حلقے کے اندر ایک ڈسپنسری نہیں ہے جو چھوٹی چھوٹی ایک کمروں کی ڈسپنسریاں ہیں وہاں ڈاکٹرز نہیں تھے۔ ہم نے وہاں ڈاکٹرز رکھوائے، وہاں دوائیاں نہیں تھیں بلکہ پورے حلقے کے اندر کچھ بھی نہیں تھا۔ حلقہ تباہ و برباد تھا۔ ہر جگہ روڈز ٹوٹے پھوٹے تھے جب ہمارے مریض بہت serious condition میں ہوتے تھے ہم چارپائیوں پر دس دس میل اٹھا کر لاتے تھے۔ آج ہم وزیراعلیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے فنڈز دیئے اور ہمارے روڈز بنے۔ یہ بات کرتے ہیں اپنی کارکردگی، اپنی چوریوں کی، یہ وہ بات کریں کہ انہوں نے ملک کے اندر کیا کیا ہے؟ یہ اس وزیراعلیٰ کی بات کرتے ہیں جنہوں نے فنڈز نہیں کھائے، جس نے چوری نہیں کی، جو سیدھا سادہ ہے۔ یہ میاں محمد شہباز شریف کی مثال دیتے ہیں کہ جب وہ وزیراعلیٰ تھا تو اس نے پورے حلقے کو تباہ و برباد کر دیا۔ ان کی چوری اور کرپشن کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ میں زیادہ دور نہیں جاتی، میں اپنے ہی حلقے کی بات کرتی ہوں جب (ن) لیگ وہاں تھی تو تمام منشیات فروش ہمارے حلقے کے اندر

گھسائے گئے اور ہماری تمام نسلوں کو تباہ کیا گیا۔ تمام آنے والی نسلوں کو منشیات کے اوپر لگایا گیا۔ قبضہ گروپ جتنے تھے ان کو مری کے اندر گھسایا گیا، ہمارے غریب لوگوں کی زمینیں تھیں تمام کی زمینوں پر قبضہ کروایا گیا اور ان کی زمینیں چھین لیں تو یہ کون سی کارکردگی کی بات کرتے ہیں، پنجاب کا کون سا ایسا حلقہ ہے جہاں پر ان لوگوں نے کوئی کارکردگی دکھائی ہے۔ ماسوائے چوریوں اور ڈکیتیوں کے۔۔۔(قطع کلامیاں)

MR CHAIRMAN: No, cross talk please.

محترمہ عابدہ بی بی: جناب سپیکر! یہ پانی کی بات کرتے ہیں، آج بھی ہماری عورتیں سر پر پانی اٹھا کر لاتی ہیں بلکہ یہ پانی کے 3-ارب روپے کھا گئے۔ انہوں نے کہا کہ یہ پراجیکٹ کسی اور کا تھا۔ چودھری صاحب نے اپنی حکومت میں یہ پراجیکٹ شروع کیا تھا اس کے بعد انہوں نے اس میں فنڈز نہیں رکھے جو فنڈز اس کے لئے مختص تھے یہ وہ بھی کھا گئے۔ ہر جگہ کھایا، اتنا کھایا کہ ان کا پیٹ ہی نہیں بھرتا۔ یہ اتنی دولت کہاں لے کر جائیں گے، قبروں میں لے کر جائیں گے۔ انہوں نے پورے حلقے کو تباہ و برباد کیا۔ میں اپنی حکومت کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، پلیز! wind up. کریں۔

محترمہ عابدہ بی بی: جناب سپیکر! میں جناب عمران خان کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے غریب عوام کا خیال کیا۔ احساس پروگرام کی بات کریں تو اس کے اندر غریبوں کو ریلیف دیا۔ ہمارے لوگ جن کے پاس صحت کی سہولیات نہیں تھی۔ انصاف کارڈ دینے پر ہم جناب عمران خان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ میں یہ سوچتی ہوں کہ میں کہاں کہاں عمران خان کا شکریہ ادا کروں کہ انہوں نے ہماری غریب عوام کو ہر جگہ ریلیف دیا۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ جی، محترم محمد کاظم پیرزادہ! (قطع کلامیاں)

Please discipline, Order in the House please,

جناب محمد کاظم پیرزادہ: جناب سپیکر! وقت ضائع کئے بغیر تین ایشوز کے اوپر اس ایوان کی آپ کے توسط سے توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ ایک تو سب سے اہم مسئلہ یہ ہے کہ خاص کر یہ حکومت جنوبی پنجاب کے نام پر آئی اور جنوبی پنجاب کا انہوں نے بڑا نعرہ لگایا اور جنوبی پنجاب کی محرومیوں

کا ہمیشہ ذکر اور تذکرہ کیا۔ آپ بھی جنوبی پنجاب سے تعلق رکھتے ہیں آپ جانتے ہیں کہ ہمارے پاس گورنمنٹ سکول سسٹم کا انفراسٹرکچر اُس طرح سے موجود نہیں ہے جس طرح سنٹرل پنجاب میں ہے۔

جناب سپیکر! پچھلی گورنمنٹ میں ایک پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت PEEF کے ذریعہ سے ہمارے پاس وہاں پر سکول اور بچوں کو تعلیم کی سہولت کا ایک انتظام کیا گیا لیکن افسوس کہ اُس ذاتی اناء کی بناء پر اور صرف یہ کہ وہ ایک پچھلی گورنمنٹ کے نام سے منسوب منصوبہ تھا جو کہ بڑی کامیابی سے چل رہا تھا اور بچوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کر رہا تھا اُس کو صرف سیاست کی نذر کر دیا گیا اور میاں محمد شہباز شریف کے نام سے اس منصوبے کا منسوب ہونا اُس منصوبے کو scrap کرنے کا ایک موجب بنا۔ موجودہ گورنمنٹ کے پاس اس منصوبے کو scrap کرنے سے پہلے اتنی اہلیت ہو کہ اُس کے متبادل کوئی طریق کار، کوئی ایسا سسٹم، کوئی ایسا انتظام پیش کیا جاتا یا پھر میری گزارش ہو گی خدارا یہ اس ملک کے وسائل ہیں، چاہئے اُنہوں نے لگائے تھے یا جو آپ کے زیر استعمال ہیں اسی ملک کے وسائل ہیں ان کو اس طرح یوں ضائع نہ کریں اور ہمارے لوگوں کو اس طرح تعلیم سے محروم نہ رکھا جائے۔

جناب سپیکر! مختصر وقت میں اپنے حلقے کے بارے ایک اور عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے دریا کے بِک جانے کے بعد میں دریائے ستلج کی بات کر رہا ہوں کہ جس کا normal flow ہمارے باقی دریاؤں کے برابر تھا۔ چار دریاؤں کے برابر اس اکیلے دریا کا normal flow تھا جب وہ بِک گیا تو اس کے بعد وہاں پر لوگوں نے مختلف انتظامات کے تحت پانی کا انتظام کیا، وہاں پر ایک نہر بنائی گئی پہلے تو BQU سسٹم جو بہاولپور کا پراجیکٹ تھا جو نواب آف بہاولپور نے بنایا تھا اُس کے تحت بہاول کنال، قائم کنال کے نام سے دو نہریں قائم کی گئیں جن کے ذریعے ہمارے ایریا کو خیر پور ٹامے والی حاصل پور، بہاولپور، احمد پور، یزمان تک وہ پانی سیراب کرتا تھا۔ Indus Basin Treaty کے بعد جب نہریں ادھر سے آئیں چناب کا پانی divert کیا گیا تو میلسی لنک کنال کے نام سے ایک نہر ہے جو ہمارے علاقے، میرے حلقے کے کافی زیادہ ایریا کو سیراب کرتی ہے اُس کا پانی جو water excess ہوتا ہے جس کے اندر پچھلی گورنمنٹ نے ایک نئی ٹیوب ڈال کر اُس کے اندر پانی بھی بڑھایا ہے وہ اُلٹا بہاول کنال میں آجاتا تھا۔ وہاں پر تقریباً 200 کے قریب کاشتکاروں نے

کے ذریعے lift irrigation لگائے ہوئے تھے جن کے ذریعے سے وہ lift کر water pump کے اپنے رقبوں کو سیراب کرتے تھے۔ اب آکر اس گورنمنٹ نے اس کا کوئی متبادل انتظام دیئے بغیر اُس کو بند کر دیا۔

جناب سپیکر! میں نے تھوڑی دیر پہلے دیکھا وزیر آبپاشی بھی یہاں ایوان میں موجود تھے وہ چیک کر سکتے ہیں میں نے خود اپنے نام سے ایک درخواست دے رکھی ہے وہ ٹوٹل 70 کیوسک پانی بنتا ہے اُس سے ایک وسیع علاقہ سیراب ہوتا ہے۔ آپ بھی جانتے ہیں صرف کاشتکاروں کی بات نہیں ہے جو ہمارے علاقے ہیں وہاں پر زیر زمین پینے کا پانی کڑوا ہے وہ میٹھا صرف اسی صورت میں رہتا ہے جب وہ سسٹم recharge ہوتا ہے اور یہ recharge کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔

جناب سپیکر! یہ چھوٹی سی بات ہے یہ مینجمنٹ کی بات ہے اس کے لئے کوئی فنڈز درکار نہیں ہیں اس کے لئے بھی میری گزارش ہے۔ میری ایک اور عرض تھی اگر اجازت دیتے ہیں تو بات کر لیتا ہوں نہیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں؟

جناب چیئرمین: جی، کریں بات۔ معزز ممبران فون استعمال نہ کریں۔

جناب محمد کاظم پیرزادہ: جناب سپیکر! دوسری ایک چیز یہ ہے کہ لاء اینڈ آرڈر کے اوپر ہے کہ میرے حلقے میں ایک آدمی کو ایک پولیس کے سپاہی نے اپنی ذاتی جیپ کی ٹکر مار کر مار دیا ہمارے ڈی پی او صاحب نے مہربانی کی اور انہوں نے جا کر موقع پر تھانے میں بیٹھ کر جو ذمہ داران تھے اُن کو گرفتار بھی کروایا، اُن کے خلاف کیس بھی ہوا لیکن اب اُس کیس کے اندر یہ ہو رہا ہے اور یقیناً نیچے والے لیول پر ہی یہ ہو رہا ہو گا کہ وہ اُس کیس کو accident کا رنگ دیتے پھر رہے ہیں اس کے بارے میں اگر آپ کہیں گے تو قرارداد لے آتا ہوں نہیں تو میری اسی درخواست کو سن کر اس پر نوٹس لیا جائے اگر یوں پولیس کے لوگوں کو اجازت دے دی جائے کہ پولیس لوگوں کو مارتی پھرے اور پھر ایسے موقع پر کہا جاتا ہے کہ پولیس کے مورال کا مسئلہ ہے ملک کا قانون ملک کی عوام کو تحفظ اور سہولت دینے کے لئے ہوتے ہیں یقیناً جو سرکاری اہلکاران ہیں اُن کو بھی تحفظ ہونا چاہئے لیکن اُس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اُن کو license to kill دے دیا جائے اور ایک سپاہی یوں قتل عام کرتا پھرے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ محترمہ نسرین طارق!

محترمہ نسرین طارق: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ تحریک انصاف کا یہ دوسرا بجٹ ہے جب پہلا بجٹ پیش کیا گیا تو ہمارا ملک معاشی طور پر نامساعد حالات کا شکار تھا، کیوں تھا یہ لمبی بحث ہے اس میں پڑنے کا وقت نہیں ہے جب دوسرا بجٹ پیش کیا تو COVID-19 کی ایک موذی وبا نے پورے ملک تو کیا پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا اس کے باوجود ان حالات میں اس سے بہتر بجٹ کی کیا توقع کی جاسکتی تھی؟ اُونچی آواز، سخت الفاظ اور بہت strong دلیلیں دینے سے یہ مطلب نہیں کہ ہم حقیقت سے اپنی جان چھڑا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! حقیقت کو ہمیں بھی تسلیم کرنا چاہئے اور معزز ممبران اسمبلی جو اپوزیشن میں بیٹھے اُن کو بھی تسلیم کرنا چاہئے۔ جب ملک پر مشکل وقت ہے اس میں کوئی شک نہیں تو بجائے قوم کو حوصلہ دینے کے ہمارے معزز ممبران اسمبلی یا لیڈران قوم میں مزید مایوسی پھیلاتے ہیں تو اس چیز سے اگر گریز کریں تو قوم کا یہ مشکل وقت شاید آسانی سے گزر جائے۔

جناب سپیکر! جب ہمارے وزیراعظم اس مشکل وقت میں کہتے ہیں کہ گھبرانا نہیں تو اُس کا بھی مذاق اُڑایا جاتا ہے تو جناب چیئرمین مجھے یہ بتائیں کہ جب ہمارے گھروں میں کوئی مشکل آتی ہے کوئی مصیبت آتی ہے خدانخواستہ تو جو گھر کا سربراہ ہوتا ہے تو کیا وہ اپنے گھر والوں کو حوصلہ دیتا ہے یا مایوسی کا شکار کرتا ہے؟

جناب سپیکر! میں نے آپ کے توسط سے یہ کہنا ہے۔ میرے اپوزیشن کے معزز ممبر اسمبلی سید حسن مرتضٰی نے ڈی جی خان کے بجٹ کا ذکر کیا کہ اُس پر بہت زیادہ پیسا لگایا جا رہا ہے تو یہاں ہر وقت یہ مسئلہ تھا، ایک شور تھا کہ جنوبی پنجاب ایک پسماندہ علاقہ ہے اور وہ محرومی کا شکار ہے اس کی ڈویلپمنٹ پر کسی نے توجہ نہیں دی تو اب اگر اُس کی ڈویلپمنٹ کے لئے ترجیحی بنیادوں پر بجٹ رکھا گیا ہے تو اس میں بھی اعتراض کیا جا رہا ہے۔ میری اُن سے گزارش ہے جو کام اچھا ہے اُس کی تو تعریف کر دیں۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ جی، محترمہ کنول پرویز چودھری!

محترمہ کنول پرویز چودھری: شروع اُس خدا کے نام سے جو بہتر انصاف کرنے والا ہے۔ میں، میرے والدین، میری اولاد آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور اُن کی آل پر اور ختم نبوت کی حرمت پر قربان۔

جناب سپیکر! یہ بجٹ جو کہ آئی ایم ایف زدہ بجٹ یہ اگلے سال کے لئے مجھے پنجاب کی عوام پر بہت کڑا وقت نظر آرہا ہے اور جتنا بھی بجٹ رکھ لیں جب تک بجٹ متناسب نہیں ہو گا تناسب میں درست نہیں ہو گا تب تک اُس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر! اگر پولیس کے بجٹ پر نظر مار کر دیکھیں تو پولیس کا75 سے 80 فیصد کا جو بجٹ ہے وہ صرف تنخواہیں اور پنشن کی مد میں چلا جاتا ہے 5 فیصد بجٹ فیول میں اور 15 فیصد بجٹ صرف operational use ہوتا ہے تو اس صورتحال میں انصاف کس طرح سے ہو گا؟

جناب سپیکر! اگر ہم پچھلے دو سالوں کی کارکردگی دیکھیں تو انتہائی افسوس کے ساتھ یہ بات کہنا پڑتی ہے کہ پنجاب کی عوام مکمل طور پر مایوس نظر آتی ہے۔ اگر ہم ہیلتھ پر نظر ڈالیں تو منسٹر صاحبہ نے ہیلتھ کا جتنا بیڑا غرق کیا ہے شاید اتنا کسی اور محکمے کا نہ ہوا ہو گا۔ اگر ہم ایجوکیشن کو دیکھیں تو ایجوکیشن میں سوائے تختیاں اور پروگراموں کے نام تبدیل کرنے کے سوا اور کچھ بھی نہیں کیا گیا۔ پولیس ریفارمز کا وعدہ کیا گیا تھا لیکن افسوس کہ پولیس ریفارم کمیشن کی کارکردگی آج تک کسی کے سامنے نہ آسکی۔

جناب سپیکر! میں آج اس معزز ایوان میں کھڑی ہو کر یہ مطالبہ کرتی ہوں کہ بچوں پر بڑھتے ہوئے روزمرہ تشدد اور جنسی زیادتی کے واقعات کو دیکھتے ہوئے کہ بچوں کے لئے الگ سے منسٹری قائم کی جائے اور بچوں کے لئے مستحکم چائلڈ پروٹیکشن پالیسی بنائی جائے تاکہ ہمارے بچوں کا آنے والا وقت محفوظ ہو۔

جناب سپیکر! میں مطالبہ کرتی ہوں کہ ایسی لاکھوں بچیاں جو صرف ٹرانسپورٹ نہ ہونے کے باعث سکولوں تک نہیں پہنچ پاتیں ان کے لئے اس بجٹ میں اضافی فنڈ جاری کیا جائے تاکہ میری قوم کی ہر بچی سکول کے دروازے تک پہنچ سکے۔ اگر ہم لاء اینڈ آرڈر اور انصاف کی بات کریں تو جہاں ہم نے پولیس کو تحفظ اور سہولیات دینی ہیں تو وہیں عوام کے دل میں ان کے لئے اعتماد بھی

پیدا کرنا ہے۔ اگر ہم نے judiciary کو مضبوط کرنا ہے، وہیں ہم نے وکلاء برادری کے مسائل کو بھی دیکھنا ہے کیونکہ میرا تعلق اسی کمیونٹی سے ہے۔

جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان میں مطالبہ کرتی ہوں کہ تمام بار کونسلز کے لئے اس بجٹ میں نمایاں فنڈز جاری کئے جائیں اور جس طرح ڈاکٹرز اور صحافیوں کو ہاؤسنگ سوسائٹیز کے لئے جگہ دی گئی ہے اسی طرح بار کونسلز کو بھی ہاؤسنگ سوسائٹی کے لئے جگہ دی جائے۔

جناب سپیکر! میں درخواست کرتی ہوں کہ میاں محمد شہباز شریف کی گورنمنٹ نے یوتھ کے لئے کمپلیکس بنائے تھے جو کہ ہیلتھ کے حوالے سے بہت اہم تھے لیکن جب سے نئی گورنمنٹ آئی ہے ان پر کوئی کام نہیں کیا گیا لہٰذا میں استدعا کرتی ہوں کہ خدارا ان 9 ٹاؤنز میں جو سپورٹس کمپلیکس بنائے گئے تھے ان کو مکمل کیا جائے اور اس کے علاوہ خواتین کی بہبود کے لئے بھی نمایاں بجٹ رکھا جائے۔ اگر میں سچ کہوں تو اس آئی ایم ایف زدہ بجٹ سے کوئی اچھائی کی امید نظر نہیں آتی۔

جناب سپیکر! مہنگائی کا جن قابو سے باہر ہو گیا ہے۔ اس کڑے وقت میں پٹرول کی قیمت میں -/26 روپے لٹر اضافہ عوام کے ساتھ کھلا تضاد اور کھیل ہے اور پھر اگر یہ کہیں کہ گھبرانا نہیں اور میری بہن نے کہا کہ نہ گھبرائیں تو اس طرح نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر! میں یہ ضرور کہوں گی کہ لاہور سے سیالکوٹ موٹروے پر سفر کرتے ہوئے کہ شرم تو آتی ہو گی اور دل میں میاں شہباز شریف زندہ باد کا نعرہ بھی بلند ہوتا ہو گا۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، اب محترمہ اُم البنین علی اپنی بات کریں۔

محترمہ اُم البنین علی: جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے مجھے اس platform سے بات کرنے کا موقع دیا۔ پاکستان کی تاریخ میں ہمارا ملک اس وقت نہایت سنگین COVID-19 کی صورتحال سے گزر رہا ہے بلکہ پوری دنیا اس دور سے گزر رہی ہے۔ میں اپنے پیرامیڈکس، پولیس افسران اور جو ہمارے گورنمنٹ ملازمین دوران ڈیوٹی شہید ہوئے ان سب کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں جو کہ فرنٹ لائن پر COVID-19 سے لڑتے اور کام کرتے رہے تو میں ان کے لئے مغفرت کی دعا بھی کرتی ہوں۔

جناب سپیکر! ہماری ہیلتھ منسٹر صاحبہ ہر جگہ پر نظر آئی ہیں آپ نے ان کو بیٹھے ہوئے نہیں دیکھا ہو گا۔ پنجاب بہت بڑا صوبہ ہے تو منسٹر صاحبہ اپنی ڈیوٹی احسن طریقے سے سر انجام دے رہی ہیں۔ یہ میاں محمد شہباز شریف کے دور حکومت کو بہت یاد کر رہے ہیں، وہ بادشاہت کا دور حکومت تھا جس میں گریڈ-18 کے آفیسر کو گریڈ20 تک ڈائریکٹ لے جاتے تھے اور 20،20 اور 25،25 لاکھ روپے ان کی تنخواہیں کر دیتے تھے۔

جناب سپیکر! اگر لوگ خرید کر اور ایک مافیا بنا کر آپ نے گورنمنٹ چلانی ہے تو وہ ہم بھی کر سکتے ہیں لیکن ہم ان روایات کو توڑیں گے۔ آپ بھی دیکھتے ہیں کہ پی آئی اے کی انکوائری میں انکشاف کیا گیا ہے کہ میرٹ کی دھجیاں اڑا دی گئیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر ہم یہ صورتحال عوام کے سامنے نہ لاتے تو کسی کو پتا نہ چلتا۔ ہمارا انٹر نیشنلی مذاق اڑایا جا رہا ہے وہ ہم سب ٹھیک کر لیں اور بتائیں گے کہ جو پائلٹس میرٹ پر ہوں گے وہی فلائٹس لے کر جائیں گے۔

جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ یہ کتنا بڑا فراڈ ہے جس کو میں سمجھنے سے قاصر ہوں۔ یہ کیسے ہو گیا تو یہ سب انہی کے دور حکومت میں ہوا تھا کیونکہ یہ بھرتیاں انہوں نے ہی کی تھیں یہ کس منہ سے اس دور کی تعریفیں کر رہے ہیں؟ آپ کی اورنج لائن ٹرین اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے یہ پراجیکٹ USA,1478.18, Million Dollars کا تھا جس سے پورے پنجاب کی سڑکیں بن سکتی تھیں لیکن یہ پیسا Orange line train white elephant پر لگایا گیا جس کو ہم اُگل سکتے ہیں اور نہ ہی نگل سکتے ہیں تو آپ ہی بتائیں کہ ہم اس کا کیا کریں؟ یہ پنجاب کا پورا بجٹ کھا جائے گی یہ کہتے ہیں کہ ہم اس کو چلاتے نہیں تو پھر یہ بتائیں کہ ہم ان کے نامکمل پراجیکٹس کیوں مکمل کر رہے ہیں؟ ایسا نہیں ہے کہ ہمارے پاس نئے منصوبے لانے کے لئے پلاننگ نہیں ہے لیکن ہم نے لوگوں کے ٹیکس کے پیسے کو ضائع نہیں کرنا کیونکہ اس پر لوگوں کے ٹیکس کا پیسا لگا ہوا ہے۔ یہ میاں محمد شہباز شریف کا دور حکومت یاد کرتے ہیں۔ میاں محمد شہباز شریف پانچ سال بوٹ پہن کر ان سڑکوں پر پھرتے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ اپنی speech wind up کریں۔

محترمہ ام البنین علی: جناب سپیکر! آپ ان سڑکوں کا حال دیکھیں۔ ماڈل ٹاؤن کی سڑکوں پر برسات میں ایک ایک دن پانی نہیں اترتا تو یہ ان کے دور حکومت کی کیا بات کرتے ہیں؟

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ کا بہت شکریہ۔ اب محترمہ عنیزہ فاطمہ اپنی بات کریں۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! شکریہ۔ اب اس بات میں کوئی شک نہیں رہ گیا کہ نااہل ترین حکومت اب کرپٹ ترین اور بدترین حکومت بھی ثابت ہو چکی ہے۔ جو شخص شغل اعظم کے طور پر ہمارے سروں پر مسلط بیٹھا ہے اس کے نکمے پن کی مثال ہی یہ وزیراعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار ہے۔ یہ اتنے نااہل لوگ ہیں کہ ان کو عوام کے کسی مسئلے کا پتا ہے اور نہ ہی کوئی احساس ہے۔ انہوں نے صوبہ پنجاب کو ایک تماشا بنا دیا ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: جی، no cross talk آپ اپنی بات continue کریں اور reading نہیں کرنی۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! میں reading نہیں کر رہی۔ ایک دن پنجاب کی عوام آٹے کی لائن میں تو دوسرے دن ان کو چینی کی لائن میں لگنا پڑتا ہے۔ اگلے دن اٹھتے ہیں تو ان کو پتا چلتا ہے کہ آج پٹرول بھی ختم ہو گیا ہے، پورا مہینہ لوگوں کو پٹرول نہیں ملا تو ایک ماہ بعد بجائے اس کے کہ لوگوں کو پٹرول ملتا انہوں نے پٹرول کی قیمتوں میں اضافہ کر دیا اور یہ اضافہ تھوڑا بہت نہیں کیا گیا بلکہ -/26 روپے لٹر کا اضافہ کیا گیا۔ انہوں نے عوام کے لئے کوئی فلاحی منصوبہ اور فائدے کا کام نہیں کیا انہیں عوام کی کوئی فکر نہیں ہے اگر ان کو فکر ہے تو صرف یہ ہے کہ اپوزیشن کو پکڑیں، میاں محمد شہباز شریف کو پکڑیں اور جناب محمد حمزہ شہباز شریف کو باہر نہ نکلنے دو کیونکہ جناب عثمان احمد خان بُزدار کی کرسی کو خطرہ پڑ جائے گا۔ میاں محمد نواز شریف جس کا دل پاکستان کی سرزمین پر دھڑکتا ہے اس کے خلاف جھوٹے کیس بناؤ تاکہ جب وہ پاکستان آئیں ان کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دو۔ اگر یہ عوام کے ووٹ سے آئے ہوتے تب ان کو عوام کا کوئی احساس ہوتا۔ پنجاب کی عوام کورونا وائرس سے مر رہی تھی اور ہماری پنجاب حکومت پولیس کو لے کر کورونا وائرس سے نمٹنے کے لئے میاں محمد شہباز شریف کے گھر پہنچ گئی۔ لوڈشیڈنگ حد سے زیادہ بڑھ گئی ہے اور پنجاب حکومت پولیس کو لے کر لوڈشیڈنگ سے نمٹنے کے لئے میاں محمد شہباز شریف کے گھر پہنچ گئی کیا یہ ان کو

عوام کا خیال ہے، ایک کو selectors نے ہمارے سروں پر بٹھا دیا اور دوسرا جنات کے کاندھوں پر بیٹھ کر پنجاب پر مسلط ہو گیا تو کوئی جناب عثمان احمد خان بُزدار سے پوچھے کہ انہوں نے کیا کیا ہے؟ صوبے میں کرائم کی شرح میں اضافہ ہو گیا ہے تو انہوں نے اس کے لئے سدّباب کے لئے کیا کوئی منصوبہ بنایا ہے؟ یہ کہتے ہیں کہ ہم چوروں کو پکڑ رہے ہیں تو چینی چور، آٹا چور اور پٹرول چور کو انہوں نے چھپا لیا ہے تو یہ کس چور کو پکڑنے کی بات کرتے ہیں۔ بے گناہوں کو پکڑ کر جیل میں ڈال دیا ہے اور کہتے ہیں کہ ہم نے نہیں بلکہ نیب نے پکڑا ہے اوہ بھائی نیب کو تو آپ نے پکڑا ہوا ہے آپ نیب کو چھوڑ دو نیب بے گناہوں کو چھوڑ دے گی۔

جناب سپیکر! میں آج آپ کو بتانا چاہتی ہوں کہ انہوں نے یہ تیسرا بجٹ پیش کیا۔ ہر بار بجٹ میں انہوں نے بے انتہا سنہرے پراجیکٹس پیش کئے۔ جب میں نے وہ ڈویلپمنٹ پراجیکٹس دیکھے تو آنکھ خوشی سے اشک بار ہو گئی لیکن اس وقت میری آنکھوں میں اشکوں کی لائن لگ گئی جب وہ تمام کے تمام منصوبے کاغذات کی زینت بن گئے۔

جناب سپیکر! میں wind up کرتے ہوئے اپنی عوام کو اس ایوان کی وساطت سے ایک پیغام دینا چاہتی ہوں۔ میرے پیارے پاکستانیو، میرے معصوم پاکستانیو! گھبرانا نہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ! بہت مہربانی۔ اب تشریف رکھیں۔ وقت ختم ہو گیا ہے۔ اب محترمہ سبین گل خان بات کریں گی۔

محترمہ سبین گل خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں سب سے پہلے وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار اور ان کی پوری ٹیم کو مبارکباد پیش کروں گی کہ انہوں نے سالانہ بجٹ اور ضمنی بجٹ دونوں بہت اچھے پیش کئے ہیں۔ میرا تعلق جنوبی پنجاب کے شہر ملتان سے ہے، آپ کا تعلق جنوبی پنجاب سے ہے اور ہمارے وزیر خزانہ کا تعلق بھی جنوبی پنجاب سے ہے۔ جب COVID-19 آیا تو جنوبی پنجاب کے لوگوں نے مہمان نوازی کا ایک بہت بہترین مظاہرہ پیش کیا۔ ملتان میں پہلا Quarantine Centre قائم کیا گیا۔ یہ پورے پنجاب کا best Quarantine Centre ہے۔

جناب سپیکر! میں بھی اسی جنوبی پنجاب سے تعلق رکھتی ہوں۔ جب بجٹ پیش ہوا تو حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والی معزز ممبر محترمہ عظمیٰ بخاری ایک پریس کانفرنس میں بات کر رہی تھیں اور مجھے ان کی بات سُن کر بہت دکھ ہوا کیونکہ جنوبی پنجاب پاکستان کا حصہ ہے۔ جب وہ پریس کانفرنس کر رہی تھیں تو ان کا دُکھ اور جلن واضح نظر آرہا تھا کہ جنوبی پنجاب کو بجٹ میں اس کا حصہ کیوں دیا گیا ہے، جنوبی پنجاب کو اتنے زیادہ فنڈز کیوں دیئے گئے ہیں؟

جناب سپیکر! پچھلے 70 سالوں میں آپ نے جنوبی پنجاب سے کھایا تو ہے لیکن وہاں پر لگایا نہیں۔ اگر آج جنوبی پنجاب سے تعلق رکھنے والے وزیر اعلیٰ پنجاب بنے ہیں، جنوبی پنجاب سے وزیر خزانہ بنے ہیں اور جنوبی پنجاب کے لئے فنڈز جا رہے ہیں تو آپ کو تکلیف کیوں ہو رہی ہے؟

جناب سپیکر! پچھلے 70 سالوں میں آپ نے وہاں کے لوگوں کو محکوم رکھا، وہاں کے لوگوں کو بنیادی سہولتیں نہ دیں، جنوبی پنجاب کے نام سے بجٹ تو رکھا جاتا تھا لیکن صرف دکھاوے کے لئے اور وہاں پر خرچ نہیں کیا جاتا تھا۔ جنوبی پنجاب کے حصے کا بجٹ واپس لے کر یہاں لاہور شہر کی اورنج لائن ٹرین پر لگا دیا جاتا تھا۔ لاہور میرا خوبصورت شہر ہے، میرے پاکستان اور پنجاب کا شہر ہے۔ مجھے بھی لاہور شہر سے اتنی ہی محبت ہے جتنی کہ لاہور کے باسیوں کو ہے۔ اگر آج جنوبی پنجاب کے شہروں، وہاڑی، ملتان، لیہ، خانیوال، راجن پور اور ڈیرہ غازی خان میں ترقی ہو رہی ہے تو حزب اختلاف کے معزز ممبران اس کو برداشت کریں۔

جناب سپیکر! آج جنوبی پنجاب کے لوگوں کو جو سہولتیں مل رہی ہیں وہ شریف برادران، مسلم لیگ (ن) اور پاکستان پیپلز پارٹی کو برداشت نہیں ہو رہا۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے ایک بڑے معزز ممبر بجٹ پر تقریر کرتے ہوئے بجٹ کی کتابوں کے صفحے پلٹ پلٹ کر بتا رہے تھے کہ ڈیرہ غازی خان میں فلاں فلاں ترقیاتی کام ہو رہے ہیں اور ڈیرہ غازی خان میں اتنے زیادہ پیسے لگ گئے ہیں۔

جناب سپیکر! پچھلے 70 سالوں میں آپ نے ڈیرہ غازی خان اور راجن پور کو فنڈز سے محروم رکھا ہے اور اگر آج وہاں پر کچھ پیسے خرچ ہو رہے ہیں اور لوگوں کو سہولتیں میسر آرہی ہیں تو مت چیخیں ماریں۔ اپنا بغض مت ظاہر کریں۔

جناب سپیکر! یہاں پر میرے حزب اختلاف کے بھائی بجٹ پر بات کرتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ شاید جناب عثمان احمد خان بُزدار quarantine ہو گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! wind up کر لیں۔

محترمہ سبین گل خان: جناب سپیکر! میں wind up کر رہی ہوں۔ جناب عثمان احمد خان بُزدار شوباز نہیں ہیں۔ وہ کام کرنے والے وزیر اعلیٰ ہیں۔ آج کے دور میں بطور وزیر اعلیٰ پنجاب ان سے زیادہ best choice کوئی اور نہیں ہو سکتی۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ تشریف رکھیں۔ وقت ختم ہو چکا ہے۔ محترمہ اُسوہ آفتاب!

محترمہ اُسوہ آفتاب: جناب سپیکر! میں اپنی تقریر کا آغاز علامہ محمد اقبالؒ کے شعر سے کرنا چاہتی ہوں:

اپنے کردار پر ڈال کر پردہ اقبال
ہر شخص کہہ رہا ہے کہ زمانہ خراب ہے

جناب سپیکر! یہاں میں اس thriving economy کا reference create کرنا چاہتی ہوں کہ جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اگر کورونا نہ آتا تو ہماری economy بہت زیادہ thriving تھی۔ ہم اپنی economy کو بہت زیادہ height میں دیکھ رہے تھے۔

جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہوں گی کہ یہ کون سے پاکستان کی بات کرتے ہیں اور reference create کرتے ہیں؟ یہاں تو سب کچھ archived ہے۔ چلیں، آج کورونا کے وقت میں ہی بات کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر! پچھلے پانچ مہینوں میں ہماری economy کی صورتحال کس نہج پر پہنچ چکی ہے میں اس کے بارے میں بات کروں گی۔ آئی ایم ایف کا ایک تخمینہ اس بابت بڑی وضاحت کر دیتا ہے۔ جب ہم منہ کھولیں اور بات کریں تو بڑی سوچ سمجھ کر کریں کیونکہ یہاں پر ہر چیز documented ہے اور ہر چیز کا یہاں پر حساب کتاب بڑا کڑا ہوتا ہے۔ اس کے بعد میں ایک اور reference دے کر بات کروں گی۔ لاہور کی عوام کو جاہل کہا گیا۔

جناب سپیکر! مجھے سمجھ نہیں آئی کہ کس بنیاد پر لاہور کی عوام کو جاہل کہا گیا ہے؟ جب آپ کا اپنا صحت کا بجٹlapse کر جائے اور آپ صحت کی مد میں مختص کئے گئے پیسے خرچ نہیں کر سکے تو پھر یہ کیسی منصوبہ بندی ہے؟ یہ باتیں میں نہیں کر رہی بلکہ یہ باتیں آپ کی کیبنٹ کمیٹی کی طرف سے نکلتی ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: .Please no cross talkخاموشی اختیار کریں اور محترمہ کی تقریر کے دوران مداخلت نہ کریں۔ بی بی! میری بات تحمل اور آرام سے سُنیں۔

محترمہ اُسوہ آفتاب: جناب سپیکر! صحت کی کارکردگی کے حوالے سے میں بجٹ کا ایکfigures آپ کے سامنے رکھنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر! میںInfection control, Hepatitis-C, Communicable diseasesاور HIVکے بارے میں بات کر رہی ہوں۔ آج ہم ان diseasesکے لئے صرف 11۔ارب روپے سے کچھ زیادہ پیسے مختص کر رہے ہیں۔ آپ کو پتا ہے کہ آبادی کے تناسب کے لحاظ سے اس بجٹ کا کیاquantum بنتا ہے؟ کورونا کی وجہ سے لوگ کس طرح ہسپتالوں میں اُمڈ کر آ گئے اور آپ نےInfection control کے لئے صرف 943 ملین روپے رکھے ہیں۔ آپ اپنی پلاننگ کوrevisit کریں۔ جب اس طرح کی پلاننگ ہوگی تو پھر اس پر انگلیاں تو اُٹھیں گی۔

جناب سپیکر! اب میں گاڑیوں کے بارے میں بات کروں گی۔ ایسی کون سی ضرورت ہے کہ جس کی وجہ سے اتنی زیادہ اورunforeseen رقم گاڑیوں کی مد میں رکھی گئی ہے؟ جس محکمہ کو یہ رقم دی گئی ہےunfortunately وہ میرے اپنے بھائی کا محکمہ ہے لیکن پھر بھی میں اس کی وجوہات جاننا چاہتی ہوں۔ ہسپتالوں کیrevamping کو ہم نے2.4 بلین روپے پرcap کیا ہوا ہے۔ یہ کیسی منصوبہ بندی ہے، کیا اس طرح محکمہ صحت چلتا رہے گا اور ہم نے فیملی پلاننگ کے لئے اب تک کیا کیا ہے؟ ہمارے ملک میں توresources ہی بہت کم ہیں۔ مجھے تو اس پورے بجٹ میں اس طرح کا کوئیhead نظر نہیں آیا جس کے بارے میں ہم کہہ سکیں کہ آپ فلاں goal achieve کر لیں گے۔ بچوں کے ہسپتالوں کو کیا ملا ہے؟

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ کا وقت ختم ہو گیا ہے لہٰذا تشریف رکھیں۔

محترمہ اُسوہ آفتاب: جناب سپیکر! مجھے کورونا پر بات کرنے کے لئے دو منٹ درکار ہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! ابھی بہت سے معزز ممبران نے بات کرنی ہے اور ہمارے پاس وقت بہت کم ہے لہٰذا مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔ اب محترمہ ساجدہ بیگم بات کریں گی۔ جی، محترمہ!

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے 20-2019 کے ضمنی بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا۔ میں نے پہلے اپنا نام تقریر کے لئے نہیں دیا تھا۔

جناب سپیکر! میں نے سوچا کہ شاید یہاں پر کوئی بہت ہی اعلیٰ پائے کی بحث ہونے جا رہی ہے۔ جب میں نے دونوں اطراف کی تقاریر سُنیں تو پھر محسوس ہوا کہ مجھے بولنا چاہئے کیونکہ یہاں تو کچھ بھی نہیں بولا جا رہا۔ عوام کے فائدہ کے لئے اور نہ ہی عوام کی سہولت کے لئے یہاں پر کچھ کہا جا رہا ہے۔ میں بجٹ پر بات کرنے کی بجائے صرف اپوزیشن کی طرف سے کی گئی باتوں کا جواب دوں گی۔ ہماری حکومت کی طرف سے بجٹ پیش کیا گیا ہے اور یہ بجٹ خصوصی طور پر غریب عوام کے مسائل کو سامنے رکھ کر بنایا گیا ہے۔

جناب سپیکر! اس بجٹ پر کوئی بھی سوال نہیں اُٹھا سکتا کیونکہ ہمیں اپنے لیڈر وزیراعظم جناب عمران خان، وزیراعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار اور ان کی ٹیم پر مکمل یقین ہے۔ یہ بجٹ عوام کو ریلیف دینے کے لئے پیش کیا گیا ہے۔ یہ ایسا بجٹ نہیں جیسا کہ مسلم لیگ (ن) کے دور حکومت میں پیش کیا جاتا تھا۔ جب آپ لوگ بجٹ پیش کرتے تھے تو اس میں صرف اپنے قریبی لوگوں کو نوازتے تھے۔ وہ بجٹ کبھی عملی طور پر ہمیں نظر نہیں آیا۔

جناب سپیکر! میرا تعلق ضلع خوشاب کے حلقہ پی پی۔83 سے ہے۔ میں مسلم لیگ (ن) کے بجٹ کی صرف ایک جھلک دکھانا چاہوں گی۔

جناب سپیکر! پچھلے دور حکومت میں ہمارے حلقہ کے ایم پی اے آصف بھاہ کو پانی کے منصوبے کی ایک سکیم کے لئے ایک ارب روپے کی رقم مہیا کی گئی۔ وہاں پر ایک ارب روپیہ لگ گیا لیکن خدا کی قسم اُس ایک ارب روپے میں سے ایک بُوند پانی بھی نہیں ملی۔ یہ ہے آپ کا بجٹ، یہ ہے آپ کی کارکردگی اور یہ ہے آپ کی عوام سے محبت۔ ہمارا ضلع خوشاب جس کا نام "خُوش آب"

تھا لیکن آج اُس ضلع کے لوگ پانی کی ایک ایک بُوند کے لئے ترس رہے ہیں اور یہ صرف آپ کی مہربانیاں ہیں جن کو ہم شاید کبھی بھی نہیں بھول سکیں گے۔ آپ لوگ محترمہ یاسمین راشد کے بیان پر بات کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ لاہوری جاہل ہیں، پاکستانی جاہل ہیں مجھے اُن کی بات بُری نہیں لگی۔ میں بھی لاہور میں رہتی ہوں، میں بھی پاکستان سے تعلق رکھتی ہوں کیونکہ میں ماسک پہنتی ہوں، میں gloves use کرتی ہوں، میں sanitizer use کرتی ہوں اس لئے مجھے نہیں لگا کہ انہوں نے مجھے کہا ہے۔ انہوں نے جن کو کہا ہے شاید اُنہیں کچھ زیادہ ہی بُرا لگ گیا ہے۔

جناب سپیکر! ابھی میری بہن نے تین سال پہلے کی کارکردگی کی بات کی کہ اتنے سکول بنائے گئے، اتنی یونیورسٹیاں بنائی گئیں مجھے سمجھ نہیں آتی کہ جب آپ لوگ اسمبلی میں سوال کرتے ہیں اگر سکولز ایجوکیشن پر آپ کا سوال ہوتا ہے تو آپ لوگ ایک سوال میں سے ہزاروں ضمنی سوالات نکال لیتے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ لوگ اگر اتنی اچھی کارکردگی دکھا گئے تھے تو پھر آپ وہ ضمنی سوالات کیسے نکال لیتے ہیں اور آپ لوگ خود بتاتے ہیں کہ سکولوں میں اتنے بُرے حالات ہیں۔ آپ نے پچھلے دس سال میں ایک سکول ٹھیک نہیں کیا اور یہ آپ لوگوں کی کارکردگی ہے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ محترمہ سُمیرا کومل۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ رُخسانہ کوثر۔۔۔ نہیں ہیں۔ مرزا محمد جاوید۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جی، جناب عرفان بشیر!

جناب عرفان بشیر: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ یہاں پر ضمنی بجٹ پر میرے جتنے ساتھی بحث کر رہے تھے تمام مسائل اور تمام بحران جیسے آٹا اور چینی کا بحران اور دیگر ہمارے انفراسٹرکچرز میں جو کمیاں ہیں اور اس دفعہ تعلیم کے حوالے سے جو بجٹ پیش کیا گیا وہ تمام دوستوں کے سامنے موجود ہے لیکن میں آپ کی وساطت سے دو تین بہت ہی اہم مسائل کے اوپر آپ کی توجہ چاہوں گا۔ اس سے پہلے بھی اس پر بات ہو چکی ہے ہمارا ایک بہت اہم روڈ گوجرانوالہ حافظ آباد روڈ ہے پچھلے دور میں اُس کی dualization ہونی تھی لیکن وہ نہ ہو سکی۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے یہ بات کہنا چاہوں گا کہ وہاں پر روزانہ کی بنیاد پر بہتsevere accidents ہوتے ہیں لیکن اس دفعہ گوجرانوالہ کو جس طرح تمام بجٹ میں نظر انداز کیا گیا ہے اُس کی پچھلے دور میں کوئی مثال نہیں ملتی۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے یہ کہنا چاہوں گا کہ ہمارے گوجرانوالہ حافظ آباد روڈ کیdualization کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ وہاں روزانہ کی بنیاد پرaccidents میں بہت زیادہ قیمتی جانیں ضائع ہو رہی ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ گوجرانوالہ شیخوپورہ روڈ کاagreement پچھلے دور میں ہو چکا ہے لیکن اُس روڈ کا بھی کوئی پُرسانِ حال نہیں ہے۔ وہ روڈ ہمارے حلقوں سے ہوتا ہوا شیخوپورہ جاتا ہے اور اس روڈ پر روزانہ کی بنیاد پرsnatching and robbery وغیرہ یہ سارے معاملات عروج پر چل رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں ایک اور بات کرنا چاہوں گا کہ گوجرانوالہ کی جتنی connecting roads ہیں اُن roads کے اتنے بُرے حالات ہیں کہ کوئی شخص بھی اُن پر سفر نہیں کرنا چاہتا کیونکہ وہroads ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں، بڑے بڑے کھڈے پڑے ہوئے اور اُن سے اچھی تو کچی سڑکیں ہیں۔

جناب سپیکر!آپ کی وساطت سے میری درخواست ہے کہ ہماریroads کی Maintenance and Rehabilitation کے لئے فنڈز دیئے جائیں تاکہ روڈز کا انفراسٹرکچر بہتر ہو سکے۔ میرے جتنے بھی ساتھی ہیں وہ اس بجٹ کے حوالے سے مبارکباد پیش کر رہے ہیں لیکن مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ اس بجٹ میں مبارکباد والی کون سی چیز ہے؟ ہمارا کسان مرنے کے قریب ہے گندم کیprocurement کو دو ماہ بھی نہیں ہوئے اور گندم کا ریٹ کہاں کا کہاں جا چکا ہے۔

جناب سپیکر!Government Rural Dispensaries خادم اعلیٰ کا ایک بہت ہی زبردستinitiative تھا اور دُور دراز علاقوں کے لوگ بڑے ہسپتالوں میں نہیں جا سکتے تو میری گزارش ہے کہ انdispensaries میں دوائیوں کے لئے سپیشل فنڈ مختص کیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ محترمہ حنا پرویز بٹ!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں ضمنی بجٹ کے حوالے سے دو پوائنٹس raise کرنا چاہتی ہوں۔ میرا پہلا پوائنٹ یہ ہے کہ State Trading for Food Grains and Sugar کی مد میں حکومت نے 65-ارب روپے کی extra addition demand کی ہے جس پر 3-ارب 33 کروڑ روپے سود کی ادائیگی demand کی گئی ہے۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ آپ additional expense کے باوجود بھی آٹے اور چینی کا بحران ختم نہیں کر سکے تو ان اخراجات کی تفصیل ایوان میں دیں کہ آپ 65-ارب روپے کا additional expense تو رکھ رہے ہیں لیکن پھر بھی آپ عوام کے لئے آٹے اور چینی کا بحران ختم نہیں کر سکے۔

جناب سپیکر! ضمنی بجٹ کے حوالے سے میرا دوسرا پوائنٹ یہ ہے کہ احساس پروگرام کے لئے 8-ارب 40 کروڑ روپے کا addition ایوان سے مانگا جا رہا ہے تو براہ مہربانی بتایا جائے کہ اس addition expense کے beneficiaries کون ہیں تاکہ اس پروگرام کی شفافیت کا جائزہ لیا جائے کیونکہ محترمہ ثانیہ نشتر نے تو وفاق کی سطح پر ان کی تفصیلات دینے سے ہمیں انکار کر دیا تو اگر آپ پنجاب میں 8-ارب 40 کروڑ روپیہ increase کر رہے ہیں تو براہ مہربانی بتا دیں کہ اس کے beneficiaries کون ہیں تاکہ ہمارے سامنے اُن کے نام آئیں اور پتا چلے کہ یہ صحیح لوگوں کو مل رہا ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر! میں ایک چھوٹا سا سوال بھی raise کرنا چاہتی ہوں۔ چھ سال کی معصوم بچی کے گلے پر ڈور پھرنے کی وجہ سے وفات ہو گئی اور یہ واقعہ شاہدرہ کے علاقے کا ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار نے اس واقعہ کا نوٹس تو لے لیا لیکن اس بچی کے والدین پر کیا گزر رہی ہو گی۔

جناب سپیکر! میں اس ایوان میں صرف یہ مطالبہ کرنا چاہتی ہوں کہ پتنگ بازی پر جو پابندی عائد کی گئی ہے اُس کے اوپر عملدرآمد کیا جائے اور پولیس سے کہا جائے کہ پتنگ بازوں کے خلاف proper کارروائی کی جائے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔جی، جناب شہباز احمد!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! میں اس بجٹ پر وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار اور وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت کو مبارکباد پیش کرتا ہوں لیکن میں اپنے حلقے کے کچھ معاملات ایوان میں گوش گزار کرنا چاہتا ہوں۔ ہماری main road احمد پور سیال سے حسو بلیل تک ٹوٹی ہوئی ہے، گڑھ موڑ پر 6/6 فٹ پانی کھڑا ہو جاتا ہے تو میری گزارش ہو گی کہ اس سڑک کو فوری carpet کروایا جائے۔

جناب سپیکر! دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ سمندوآنہ کے قریب دریا کٹاؤ کر رہا ہے جس سے ہماری کچھ آبادیاں دریا بُرد ہو گئی ہیں میں نے پچھلے سال بھی گزارش کی تھی۔ موضع سیال فقیر کے لئے ہمیں دو spur چاہئیں اُس کے لئے خاص شفقت فرمائی جائے۔

جناب سپیکر! ہمارا تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے کچھ سکول 1910 سے بنے ہوئے ہیں ایک سکول کی چھت پر بچے کھیلنے کے لئے گئے تو وہ چھت گر گئی میری گزارش ہے کہ ایسے سکولوں کو فنڈ دے کر اپ گریڈ کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں صحت کے حوالے سے بات کروں گا ٹی ایچ کیو ہسپتال احمد پور سیال میں صرف 20 beds کی سہولت ہے لہٰذا میں گزارش کروں گا کہ وہاں پر بیس بیڈ مزید بڑھا دیئے جائیں۔ کورونا اور ٹڈی دَل بیماری جو ہماری تحصیل اور ضلع میں بہت زیادہ تھی اُس پر مکمل کنٹرول کرنے اور اچھا بجٹ پیش کرنے پر میں آپ کو اور اس ایوان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ بہت مہربانی

جناب چیئرمین: شکریہ۔ محترمہ سنبل مالک حسین!

محترمہ سنبل مالک حسین: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے، جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اور جو تمام جہانوں کا مالک ہے۔

جناب سپیکر! میں آج اپنی تقریر کا آغاز پٹرول کی بڑھتی ہوئی قیمت اور بجٹ سے پہلے ہی عوام پر منی بجٹ اور مہنگائی کا جو بم گرایا ہے اس کے احتجاج سے شروع کرتی ہوں۔ پٹرول کی 33 فیصد قیمت بڑھائی گئی ہے۔

جناب سپیکر! اس لئے میں انتہائی افسوس کے ساتھ گورنمنٹ سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اگر آپ عوام کو relief نہیں دے سکتے تھے تو پھر آپ نے پٹرول کی قیمت کو پہلے کم کیوں کیا؟ اگر آپ میں یہ صلاحیت نہیں تھی کہ آپ پٹرول کی قیمت کم کر کے اُس پر implement کروا سکتے یا پٹرول پمپوں سے لوگوں کو -/75 روپے میں پٹرول دلوا سکتے تو آپ کو ایسا کرنا ہی نہیں چاہئے تھا۔ پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ -/26 روپے لیٹر پٹرول کا اضافہ ہوا ہے جو انتہائی افسوسناک بات ہے۔ پٹرول کی بڑھتی ہوئی قیمت اور مافیا کے آگے گھٹنے ٹیکنا حکومت کی نااہلی کا ثبوت ہے۔

جناب سپیکر! تحریک انصاف کی حکومت چاہتی ہے کہ چاہے معیشت بھی نہ چلے، چاہے عوام کے گھروں کا چولہا بھی نہ جلے لیکن حکومت چلنی چاہئے اور یہ انتہائی افسوس کی بات ہے۔

جناب سپیکر! ترقی کی شرح صفر ہے، بے روزگاری میں اضافہ ہوا ہے اور کورونا وائرس انتہا پر ہے تو کیا یہ نیا پاکستان ہے؟ وزیر اعظم جناب عمران خان جو پاکستان پر مسلط کر دیئے گئے ہیں اُن کا وعدہ تھا کہ وہ عوام کو relief دیں گے لیکن انہوں نے بجٹ میں سوائے تکلیف کے عوام کو کوئی relief نہیں دیا۔ عام آدمی کو معیشت کی GDP یا معیشت کے کم یا بڑھنے سے کوئی سروکار نہیں بلکہ اُس کو اپنی روٹی روزی کی فکر ہے اور عام آدمی صرف relief چاہتا ہے۔ دو سالوں میں 13 ہزار ارب کا قرض لیا گیا ہے لیکن اس کے آثار کہیں نظر نہیں آ رہے۔

جناب سپیکر! یہاں بتا دیں کہ پاکستان یا پنجاب میں کوئی بھی میگا پراجیکٹ لگا ہو۔ یہاں صرف اور صرف باتیں، دعوے اور کھوکھلے نعرے کاغذات میں نظر آتے ہیں کہ ہم 90 دن میں 100 سکول بنائیں گے۔ میاں محمد شہباز شریف کے دَور میں بننے والے سکولوں کو ہی اگر یہ renovate کر لیں اور اچھے طریقے سے چلا لیں تو بڑی بات ہے۔ 90 دن میں 100 سکول بنانے کا دعویٰ بہت دُور کی بات ہے۔۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ آج کے اجلاس کی کارروائی مکمل ہو گئی ہے۔ کل مورخہ 30۔جون 2020 کو ضمنی ڈیمانڈز پر بحث اور رائے شماری ہو گی۔ Cut motions کے ذریعے مطالبات زر پر کارروائی شام 4:30 بجے تک جاری رہے گی۔ باقی مطالبات زر پر کارروائی قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 144(4) کے تحت گلوٹین کے اطلاق کے بعد براہِ راست سوال کے ذریعے ہو گی لہٰذا اب اجلاس کل بروز منگل مورخہ 30۔جون 2020 دوپہر 2:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔